ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور
23
www.tanzeem.org
یکم تا 7 رمضان المبارک 1437ھ / 7 تا 13 جون 2016ء

قوتِ ارادی کی تربیّت

روزے کی ایک برکت یہ ہے کہ یہ آدمی کی قوتِ ارادی کی بہترین طریقہ پر تربیت کرتا ہے۔ شریعت کی حدود کی پابندی کے لیے سب سے زیادہ ضروری چیز یہ ہے کہ آدمی کی قوت ارادی نہایت مضبوط ہو۔ بغیر مضبوط قوت ارادی کے یہ بالکل ناممکن ہے کہ کوئی شخص شہوات و جذبات اور خواہشات کے غیر معتدل ہیجانات کو دبا سکے اور جو شخص ان کے مفرط ہیجان کو دبا نہیں سکتا، اس کے لیے یہ محال ہے کہ وہ شریعت کی حدود کو قائم رکھ سکے۔ ایک ضعیف اور لجلجے ارادہ کا آدمی ہر قدم پر ٹھوکر کھا سکتا ہے۔ جب بھی کوئی چیز اس کے غصہ کو اشتعال دلانے والی سامنے آ جائے گی وہ بڑی آسانی سے اس سے مغلوب ہو جائے گا۔ جب بھی کوئی طمع پیدا کرنے والی چیز اس کو اشارہ کر دے گی وہ اس کے پیچھے لگ جائے گا اور جہاں بھی کوئی چیز اس کو اکسانے والی نظر آ جائے گی وہیں وہ پھسل کے گر پڑے گا۔ اس طرح کی ضعیف قوت ارادی کا انسان دنیا میں عزم و ہمت کا کوئی چھوٹے سے چھوٹا کام بھی نہیں کر سکتا، چہ جائیکہ وہ شریعت کی حدود و قیود کی پابندی کر سکے۔ بالخصوص شریعت کا وہ حصہ جو انسان کو برائیوں سے روکتا ہے، مضبوط صبر کا مطالبہ کرتا ہے۔ اس صبر کی مشق روزے سے حاصل ہوتی ہے اور پھر اسی صبر سے وہ تقویٰ پیدا ہوتا ہے جو روزے کا اصل مقصود ہے۔ چنانچہ قرآنِ مجید میں ارشاد ہے:

(ترجمہ) ”اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تا کہ تم تقویٰ حاصل کرو۔“ (البقرہ: 183)

تزکیۂ نفس (حصہ اوّل)
مولانا امین احسن اصلاحی

اس شمارے میں

ہلکا تشدّد یا ہولناک عذاب

منکرینِ آخرت کا انجام

شمشیریں نہ تدبیریں

فغانِ رمضان

ملا اختر منصور کی شہادت

فضائل رمضان

تنظیم اسلامی کے زیرِ اہتمام مختلف شہروں میں دورۂ ترجمہ قرآن

الھدیٰ (709)

ڈاکٹر اسرار احمد

اصحاب کہف کی بیداری اور موت

سُورۃُ الکہف | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیات: 20, 21

اِنَّہُمۡ اِنۡ یَّظۡہَرُوۡا عَلَیۡکُمۡ یَرۡجُمُوۡکُمۡ اَوۡ یُعِیۡدُوۡکُمۡ فِیۡ مِلَّتِہِمۡ وَلَنۡ تُفۡلِحُوۡۤا اِذًا اَبَدًا﴿۲۰﴾ وَکَذٰلِکَ اَعۡثَرۡنَا عَلَیۡہِمۡ لِیَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ وَعۡدَ اللّٰہِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَۃَ لَا رَیۡبَ فِیۡہَا ۚۛ اِذۡ یَتَنَازَعُوۡنَ بَیۡنَہُمۡ اَمۡرَہُمۡ فَقَالُوا ابۡنُوۡا عَلَیۡہِمۡ بُنۡیَانًا ؕ رَبُّہُمۡ اَعۡلَمُ بِہِمۡ ؕ قَالَ الَّذِیۡنَ غَلَبُوۡا عَلٰۤی اَمۡرِہِمۡ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیۡہِمۡ مَّسۡجِدًا﴿۲۱﴾

آیت ۲۰ ﴿اِنَّہُمۡ اِنۡ یَّظۡہَرُوۡا عَلَیۡکُمۡ یَرۡجُمُوۡکُمۡ اَوۡ یُعِیۡدُوۡکُمۡ فِیۡ مِلَّتِہِمۡ وَلَنۡ تُفۡلِحُوۡۤا اِذًا اَبَدًا﴿۲۰﴾﴾ ''کیونکہ اگر انہوں نے تم پر قابو پا لیا تو وہ تمہیں سنگسار کر دیں گے یا تمہیں واپس لے جائیں گے اپنے دین میں' اور تب تو تم کبھی بھی فلاح نہیں پا سکو گے۔''

اگر انہوں نے تمہیں مجبور کر دیا کہ تم پھر سے ان کا دین قبول کر لو تو ایسی صورت میں تم ہمیشہ کے لیے ہدایت سے دور ہو جاؤ گے۔

آیت ۲۱ ﴿وَکَذٰلِکَ اَعۡثَرۡنَا عَلَیۡہِمۡ﴾ ''اور اس طرح ہم نے مطلع کر دیا (لوگوں کو) ان پر''

چنانچہ اصحاب کہف کا ایک ساتھی جب کھانا لینے کے لیے شہر گیا تو اپنے لباس' حلیے اور کرنسی وغیرہ کے باعث فوری طور پر اسے پہچان لیا گیا اگرچہ اس واقعہ کو تین سو سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا تھا۔ اس پورے واقعے کی تفصیلات کو ایک تختی پر لکھ کر ریکارڈ کے طور پر شاہی خزانے میں محفوظ کر لیا گیا تھا۔ لہٰذا اصحابِ کہف کے ساتھی کی معلومات اور تختی پر لکھے ریکارڈ سے پورا واقعہ لوگوں کے سامنے آ گیا۔

﴿لِیَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ وَعۡدَ اللّٰہِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَۃَ لَا رَیۡبَ فِیۡہَا﴾ ''تاکہ وہ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت کے بارے میں ہرگز کوئی شک نہیں۔''

یہ واقعہ گویا بعث بعد الموت کے بارے میں ایک واضح دلیل تھا کہ جب اللہ تعالیٰ نے تین سو سال تک ان لوگوں کو سلائے رکھا اور پھر اٹھا کھڑا کیا تو اُس کے لیے مُردوں کا دوبارہ زندہ کرنا کیونکر ممکن نہیں ہوگا؟

﴿اِذۡ یَتَنَازَعُوۡنَ بَیۡنَہُمۡ اَمۡرَہُمۡ﴾ ''جب وہ لوگ آپس میں جھگڑ رہے تھے ان کے معاملے میں''

اس کے بعد اصحابِ کہف تو اپنی غار میں پہلے کی طرح سو گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان پر حقیقی موت وارد کر دی۔

﴿فَقَالُوا ابۡنُوۡا عَلَیۡہِمۡ بُنۡیَانًا ؕ رَبُّہُمۡ اَعۡلَمُ بِہِمۡ ؕ﴾ ''چنانچہ کچھ لوگوں نے کہا کہ تعمیر کر دو ان پر ایک عمارت (بطور یادگار)' ان کا رب ان سے بہتر واقف ہے۔''

کچھ لوگوں نے رائے دی کہ اس معاملہ کی اہمیت کے پیش نظر یہاں ایک شاندار یادگار تعمیر کی جانی چاہیے۔

﴿قَالَ الَّذِیۡنَ غَلَبُوۡا عَلٰۤی اَمۡرِہِمۡ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیۡہِمۡ مَّسۡجِدًا﴿۲۱﴾﴾ ''جو لوگ غالب آئے اپنی رائے کے اعتبار سے انہوں نے کہا کہ ہم بنائیں گے ان (کی غار) پر ایک مسجد۔''

فرمان نبویؐ

قیامت کے دن ہر شخص کی پریشانی

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: ((قَالَ لَا تَقُوۡمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبۡرِ الرَّجُلِ فَیَقُوۡلُ یَا لَیۡتَنِیۡ مَکَانَہٗ)) (بخاری و مسلم، کتاب الفتن)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت برپا ہوگی جب آدمی قبر سے گزرتے ہوئے یہ تمنا کرے گا کہ کاش میں اس قبر میں ہوتا۔''

تشریح: حالات اس حد تک خراب اور ناقابل برداشت ہو جائیں گے کہ ہر شخص موت کو زندگی پر ترجیح دے گا کیونکہ بدامنی، اضطراب اور افراتفری کا دور دورہ ہو گا سیاست، حکومت اور معاشرت بلکہ زندگی کا ہر شعبہ بگاڑ اور طوائف الملوکی کا شکار ہو جائے گا۔ عوام اپنی جان، مال اور آبرو کو ہر وقت غیر محفوظ پائیں گے۔ حکومت کی باگ ڈور نا اہلوں کے ہاتھوں میں ہوگی۔ جن کی سیاسی لغت میں دیانتداری، انصاف، اللہ کا خوف، شرم و حیا اور انسانیت کا احترام تک نہیں ملے گا اور صالحین کو لوگ مسترد کریں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ادار یہ

مرزا ایوب بیگ

ہلکا تشدّد یا ہولناک عذاب

مملکت خداداد پاکستان جو اسلام کے نام پر معرض وجود میں آئی ایک منفرد ریاست ہے جو نظریہ کی بنیاد پر قائم ہوئی۔ اگر کوئی شخص یا گروہ اس حقیقت کو تسلیم نہیں کرتا تو یہ گویا چمکتے دمکتے سورج کی موجودگی میں روزِ روشن کو تسلیم نہ کرنے کے مترادف ہے۔ یہ ڈھٹائی ہے، یہ میں نہ مانوں ہے۔ ایسے نظریاتی ملک میں کسی نظریاتی کونسل جیسے ادارے کا وجود لازم ہے، ناگزیر ہے جو فکری رہنمائی کرے اور گاڑی کو نظریہ کی پٹڑی پر چلانے اور اس کی سمت کو درست رکھنے میں کلیدی رول ادا کرے۔ 1973ء کے آئین میں CII یعنی Council of Islamic Ideology کے نام سے ادارہ قائم کرنے کا کہا گیا ہے کہ یہ ادارہ جید علماء پر مشتمل ہوگا اور اپنی سفارشات پارلیمنٹ میں پیش کرے گا۔ پارلیمنٹ میں اس پر بحث ہوگی اور مجلس شوریٰ اس کا نفاذ کا جائزہ لے گی۔ آغاز میں اس کونسل میں جید علماء اور مذہبی معاملات دقیق معلومات رکھنے والے مذہبی سکالرز رکن بنائے گئے، جنہوں نے شب وروز کی محنت سے اور اپنی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کرتے ہوئے سفارشات تیار کیں۔ لیکن حکمرانوں نے اپنی سیاسی مجبوریوں کی وجہ سے کبھی پارلیمنٹ میں اُن پر بحث ومباحثہ نہ کیا اور یہ سفارشات الماریوں کی زینت بنتی چلی گئیں۔ بات یہاں تک ہی نہ رکی بلکہ کونسل کی چیئرمین شپ اور رکنیت سیاسی فوائد سمیٹنے کے لیے عطا کی جانے لگی۔ اب میرٹ نہیں سیاسی مفاد کو مدنظر رکھا جانے لگا اور اس سے منسلک ہونا مالی لحاظ سے بڑا پُرکشش بنا دیا گیا۔ مولانا فضل الرحمان تو پاکستان کے ہر حکمران کے لیے اہم ہوتے ہیں۔ اُن کا تعاون افغانستان میں موجب فساد اور قتل وغارت گری کے مرتکب پرویز مشرف کو بھی حاصل تھا اور کرپشن کے سردار آصف علی زرداری کو بھی حاصل تھا لیکن نواز شریف سے اُن کا خصوصی تعلق اس لیے بھی قائم ہو گیا کہ عمران خان دونوں کا مشترکہ سیاسی حریف ہے۔ لہٰذا نظریاتی کونسل کی چیئرمین شپ جو زرداری دور میں مولانا کی جماعت کو انعام کے طور پر عطا ہوئی تھی وہ نواز شریف کے دور میں نہ صرف برقرار رکھی گئی بلکہ اضافی طور پر دو عدد مرکزی وزارتیں بھی مولانا کی جھولی میں ڈال دی گئیں۔ مولانا محمد خان شیرانی کا تعلق جے یو آئی (ف) سے ہے۔ وہ کونسل کے سابق انتہائی اہم رکن مولانا طاہر اشرفی سے دوران اجلاس دھینگا مشتی کرنے کے باوجود نظریاتی کونسل کی چیئرمین شپ پر صدفی صد قابض ہیں۔

بہرحال مولانا کی سیاست اور مذہب کے حوالہ سے کارکردگی سے شدید اختلاف کے باوجود ہم حال ہی میں اسلامی نظریاتی کونسل کے ماڈل تحفظ حقوق نسواں بل کی اکثر وبیشتر شِقات سے صدفی صد اتفاق کرتے ہیں اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ مجوزہ بل کونسل کے دفتر تک محدود رہے گا۔ ہم اسلامی نظریاتی کونسل کے ہر رکن خاص طور پر چیئرمین مولانا شیرانی کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔ اِس بل کی اکثر وبیشتر شقات قرآن وسنت کے عین مطابق ہیں اِسی وجہ سے ملک بھر کے سیکولر اور ملحد عناصر بُری طرح تلملا اور بلبلا رہے ہیں۔ اس بل کی خاص خاص شقات درج ذیل ہیں۔

(1) باشعور لڑکی کو قبول اسلام کا حق حاصل ہوگا اور عورت کے زبردستی مذہب تبدیل کرانے پر 3 سال سزا تجویز کی گئی ہے۔ (سزا کی مدت پر سوال اٹھایا جا سکتا ہے) (2) عورتوں کے غیر محرم مردوں کے ساتھ تفریحی دوروں اور آزادانہ میل جول پر پابندی ہوگی۔ (3) غیرت کے نام پر عورت کے قتل، کاروکاری اور سیاہ کاری کو

ہفت روزہ

لاہور

ندائے خلافت

تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب وجگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

یکم تا 7 رمضان المبارک 1437ھ — جلد 25
7 تا 13 جون 2016ء — شمارہ 23

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید

مدیر: ایوب بیگ مرزا

ادارتی معاون: فریداللہ مروت

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی:

67-اے، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو، لاہور-54000
فون: 36316638-36366638-
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور-54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
publications@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 12 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک...... 450 روپے
بیرون پاکستان
انڈیا---------- (2000 روپے)
یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

قتل گردانا جائے گا۔(4)ونی یا صلح کے لیے لڑکی کی زبردستی شادی قابل تعزیر جرم ہوگا۔(5)عورت کی قرآن پاک سے شادی جرم ہوگا جس کی سزا دس سال تجویز کی گئی ہے۔(اجتہادی رائے ہے)(6)بیک وقت تین طلاقیں دینا قابل تعزیر ہو گا۔(7) خاتون نرس سے مردوں کی تیمارداری پر پابندی ہو گی۔(8)جہیز کے مطالبے اور نمائش پر پابندی ہو گی۔(9)آرٹ کے نام پر رقص، موسیقی مجسمہ سازی کی تعلیم پر پابندی ہوگی۔(10)غیر ملکی مہمانوں کے استقبال میں عورتیں شامل نہیں ہوں گی۔(11)عورت کو شریعت کے فراہم کردہ تمام حقوق حاصل ہوں گے۔(12)پرائمری کے بعد مخلوط تعلیم پر پابندی ہو گی۔(13)عورت کو مالکانہ حقوق حاصل ہوں گے۔(14)عورت شرعی انداز میں خلع لینے کی حقدار ہو گی اور نان نفقہ کا مطالبہ کر سکے گی۔(15)عورت بچے کو دو سال اپنا دودھ پلانے کی پابند ہوگی۔

اور آخر میں اہم ترین شق یہ ہے جس پر عقل وحکمت سے معذور بعض لوگ جن کے جسد روح کے قید خانے کی صورت اختیار کر چکے ہیں بُری طرح چلا رہے ہیں وہ یہ ہے کہ اصلاح کے لیے شوہر بیوی پر ہلکا تشدد کر سکتا ہے تادیب سے تجاوز پر عورت شوہر کے خلاف عدالت میں جا سکے گی۔ ہم بھی فی الحال صرف اِسی شق کے حوالہ سے بات کریں گے۔

وہ آزاد منش، مذہبی اخلاقیات سے عاری، پاکیزگی کے تصور سے تہی دامن، عورت کو کھلونا سمجھنے والے اور ہر گند میں منہ مارنے والے یہ مادر پدر آزاد لوگ جو گھر سے باہر ایسے افعال کے مرتکب ہوتے ہیں جس سے کسی بھی خاتون خانہ کے احساسات اور جذبات کچلے جاتے ہیں، بلکہ دم توڑ جاتے ہیں۔ اُنہیں اس بات کی شدید تکلیف ہے کہ شوہر کو اصلاح کے لیے معمولی جسمانی تادیب کی بھی اس بل میں بات کیوں کی گئی ہے؟ ہم آگے بڑھنے سے پہلے قرآن پاک کی سورۃ النساء کی آیت نمبر 34 کا ترجمہ قارئین کے سامنے رکھیں گے تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس حوالہ سے جن کے سینوں پر سانپ لوٹ رہا ہے اور جو اسلامی نام رکھتے ہوئے بھی اللہ، رسول اور الکتاب کے بارے میں باطن میں بغض رکھتے ہیں وہ کس طرح کسی کُل کے جزو کو پکڑ کر یا کسی حکم کو سیاق وسباق سے الگ کرتے ہوئے یا اپنی ذہنی معذوری اور دینی علم کے حوالہ سے جہالت کی بنا پر بیہودہ تبصرے اور طعن کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس لیے کہ اللہ نے بعض کو بعض سے افضل بنایا ہے اور اس لیے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ تو جو نیک بیبیاں ہیں وہ مردوں کے حکم پر چلتی ہیں اور ان کے پیٹھ پیچھے اللہ کی حفاظت میں (مال وآبرو کی) خبرداری کرتی ہیں اور جن عورتوں کی نسبت تمہیں معلوم ہو کہ سرکشی (اور بدخوئی) کرنے لگی ہیں تو (پہلے) ان کو (زبانی) سمجھاؤ (اگر نہ سمجھیں) پھر ان کے ساتھ سونا ترک کر دو اگر اس پر بھی باز نہ آئیں (ہلکا سا) ان کو مارو اور اگر فرمانبردار ہو جائیں تو پھر ان کو ایذا دینے کا کوئی بہانہ مت ڈھونڈو۔ بیشک اللہ سب سے اعلیٰ (اور) جلیل القدر ہے۔''

بات بات پر قانون اور اداروں کی رٹ لگانے والوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ ایک گھر بھی معاشرے کا ایک چھوٹا، لیکن انتہائی اہم ادارہ ہے اور جیسے کہ دنیا جانتی اور مانتی ہے کہ کسی بھی ادارے کا ایک سربراہ ہونا چاہیے ورنہ بدامنی پیدا ہوگی۔ گھر کے اِس ادارے کا اللہ نے مرد کو سربراہ بنایا ہے مرد اور عورت جو بحیثیت انسان مساوی ہیں لیکن جب شادی کے بعد یہ ادارہ وجود میں آتا ہے تو مرد سربراہ اور ظاہر ہے عورت ماتحت ہے۔ لیکن ایک اچھا سربراہ اپنے ماتحت کی عزت وتوقیر بھی کرتا ہے اور درپیش معاملات پر اُس سے مشورہ بھی کرتا ہے۔ اس ادارے میں مرد کو عورت کی تمام مالی ضروریات کا خیال رکھنا ہوگا۔ پاکیزہ زندگی گزارتے ہوئے اُس کے جذبات واحساسات اور خواہشات کو جلا بخشنا ہوگی۔ عورت اپنی عزت وعفت صرف اپنے خاوند کی امانت جانے گی جس میں خیانت کا کوئی تصور بھی نہ ہوگا۔ دینِ حق میں اگر مرد کو فضیلت دے کر سربراہ بنایا گیا ہے تو اس میں توازن یوں پیدا کیا گیا۔ فرمانِ نبوی ﷺ کا مفہوم ہے: تم میں سے وہ اچھا ہے جو اپنے گھر والوں سے اچھا ہے اور میں تم سے اپنے گھر والوں سے سب سے اچھا سلوک کرنے والا ہوں۔ جنت باپ کے نہیں ماں کے پاؤں تلے ہے۔ پھر یہ کہ اگرچہ کوئی عورت نبی نہیں ہوئی لیکن ہر نبی کو عورت نے جنم دیا۔

قصہ مختصر اللہ رب العزت نے اگر مرد کو قوام بنایا ہے تو عورت کی عزت و احترام کو بھی خوب اجاگر کیا ہے۔ ہمارا سیکولر طبقہ جس سماج کو اپنا راہبر و رہنما سمجھتا ہے اور اُس کی تقلید میں حواس کھو بیٹھتا ہے۔ وہاں سال میں ایک دن ماں کے دن کے طور پر منایا جاتا ہے اور ایک اسلامی معاشرے میں ہر دن نہیں ہر لمحہ اور ہر لحظہ ماں کا ہے۔ ماں کی گود بچے کا پہلا مدرسہ ہے۔ یورپ کے مرد نے بڑی عیاری اور چالاکی سے مساوات مرد وزن کا نعرہ لگا کر عورت کو وہ قرض بھی چکانے کو مجبور کیا ہے جو واجب نہ تھے۔ اُسے شمع محفل بنایا۔ اُسے مردوں کے دل کا بہلاوا بنایا۔ آخر عورت کو ائیر ہوسٹس بنانے کا اس کے سوا کیا مقصد ہو سکتا ہے کہ مرد کا سفر مستی میں اور آنکھوں کی عیاشی میں کٹے۔

بہرحال ہم اپنے عاقبت نااندیش سیکولر بھائیوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ پہلے تولہ کریں پھر بولا کریں۔ اور یہ بات یاد رکھیں کہ اگر آنکھیں بند کر کے چلنا ہے تو وہ صرف اللہ، رسول اور اُس کی کتاب کی رہنمائی میں چلا جائے تو دنیا اور آخرت سنورے گی۔ تاریخ کا سبق یہ ہے کہ اللہ اور رسول کے سوا کسی اور کی اندھادھند تقلید میں بہت سی قومیں ہولناک تباہی سے دوچار ہوئیں۔ ہر فرعون غرق ہوا اور ہر فرعون اپنی قوم کو لیڈ کرتا ہوا جہنم میں لے جائے گا۔ ابھی وقت ہے اپنے جسم میں مدفون روح پر اللہ کے کلام اور نبیؐ کے فرمودات کا چھینٹا مارو وہ زندہ ہوگی تو تمہیں حیات ابدی میں راحت وسکون نصیب ہوگا، وگرنہ جہنم کا عذاب بڑا ہولناک ہے، بڑا ہولناک ہے۔ اس سے بچو، خود پر ظلم نہ کرو، بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اللہ اور رسول کے سامنے غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈال دو۔ جھک جاؤ، اُس کے سامنے اُسی کے حکم سے چلو اور اُسی کے حکم پر رک جاؤ پھر کوئی قوت ڈرون حملہ کرنے اور ڈومور کہنے کی جرأت نہیں کرے گی۔ ہلکے تشدد (احکامات الٰہی کی پابندی) کو تسلیم کرو وگرنہ ہولناک عذاب کے لیے تیار رہو۔

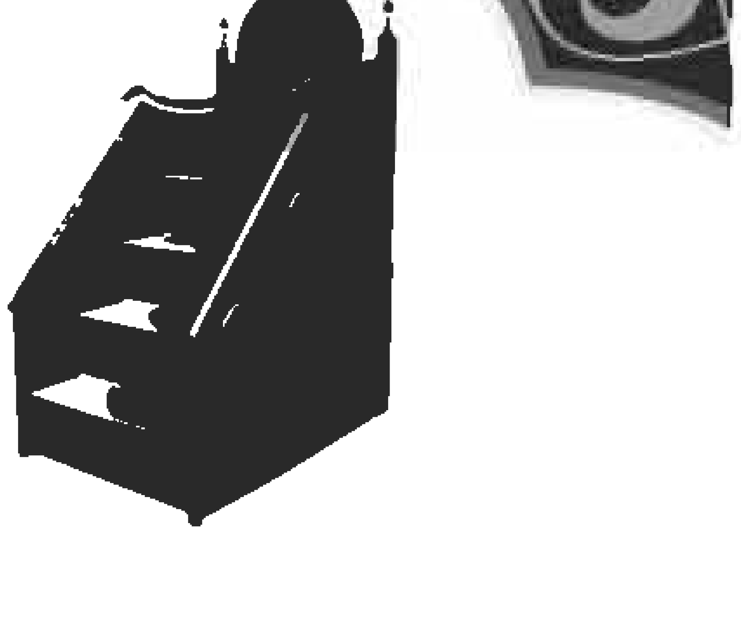

منکرین آخرت کا انجام

سورۃ النازعات کے پہلے رکوع کی روشنی میں

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، لاہور میں امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید ﷾ کے 20 مئی 2016ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص

سورۃ النبأ کے بعد اب ہم سورۃ النازعات کے پہلے رکوع کا مطالعہ کریں گے۔ یہ تیسویں پارے کی دوسری سورت ہے اور موضوع وہی انذار آخرت ہے جو تمام مکی سورتوں کا خاص جز ہے۔ جس کا مقصد بنی نوع انسان کو آخرت کی ان ہولناکیوں سے خبردار کرنا ہے جن کا سامنا اسے ہر حال میں کرنا ہے اور جنہیں اس دنیا کی رنگینیوں میں کھو کر انسان بھلائے بیٹھا ہے۔ اس مقصد کے تحت کئی مکی سورتوں کے آغاز میں قسمیں اُٹھا کر بات شروع کی گئی ہے اور جس چیز کی قسم اُٹھائی گئی ہے گویا اس کو بطور گواہ ٹھہرایا گیا ہے تاکہ انسان اس گواہی سے سبق حاصل کرے۔ چنانچہ سورۃ النازعات کا آغاز بھی ان فرشتوں کی قسم سے ہوتا ہے جو انسان کی روح قبض کرتے ہیں:

﴿وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝۱﴾ ’’قسم ہے ان (فرشتوں) کی جو غوطہ لگا کر کھینچتے ہیں۔‘‘

نزع، نزاع کا لفظ اردو میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جس کے معنی ہیں کھینچنا۔ تنازع بھی اسی سے ہے جس کا مطلب ہے باہم جھگڑا، کھینچ تان۔ جب انسان پر موت کا وقت آتا ہے تو اس پر طاری ایک خاص کیفیت کو نزع کا عالم اسی لیے کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں فرشتے روح کھینچ رہے ہوتے ہیں۔ یہاں نٰزِعٰت کا لفظ اسی معنی میں آیا ہے۔ یعنی قسم ہے ان فرشتوں کی جو انسان کے باطن میں غوطہ لگا کر ایک ایک نس سے روح کھینچتے ہیں۔ یہاں تک کہ پوری روح کھینچ لی جاتی ہے اور پھر انسان کا جسم بے جان ہو جاتا ہے۔ اس سارے عمل کی بھی دو کیفیات ہیں جو آگے بیان ہو رہی ہیں۔

﴿وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝۲﴾ ’’اور ان (فرشتوں) کی قسم جو گرہیں کھولتے ہیں آسانی سے۔‘‘

ایک طویل حدیث میں یہ مضمون آیا ہے کہ اہل ایمان کی روح ایسے نکل جاتی ہے جیسے مشک میں سے پانی کا ایک قطرہ گر جاتا ہے۔ اتنی آسانی اور سہولت سے فرشتے ان کی روح نکال لیتے ہیں۔ جبکہ کفار اور مشرکین کی روح بڑی مشکل سے نکلتی ہے۔ ان کی روح فرشتے ایسے نکالتے ہیں گویا کانٹوں میں سے کپڑے کو کھینچا جا رہا ہو۔ یہاں ان فرشتوں کی قسم کھائی گئی ہے جو اہل ایمان کی روح

مرتب: ابو ابراہیم

اتنی آسانی سے نکال لیتے ہیں جیسے مشک میں سے پانی کا قطرہ گر جاتا ہے۔

﴿وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝۳ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝۴﴾ ’’اور ان (فرشتوں) کی قسم جو تیزی سے تیرتے ہوئے جاتے ہیں۔‘‘ ’’پھر وہ (تعمیل ارشاد میں) ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔‘‘

انسان کی روح قبض کرنے کے بعد فرشتے اس روح کو لے کر تیزی سے اس مقام کی طرف روانہ ہوتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔ ایک روایت کے مطابق اہل ایمان کی ارواح مقام علیین پر پہنچائی جاتی ہیں اور جو گناہ گار، فاسق، مشرک اور کافر ہیں ان کی روحیں مقام سجین پر پہنچائی جاتی ہیں۔

﴿فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝۵﴾ ’’پھر (حسب حکم) معاملات کی تدبیر کرتے ہیں۔‘‘

فرشتے اللہ کے حکم کے بغیر کوئی کام نہیں کرتے۔ انہیں جو حکم دیا جاتا ہے اسی کے مطابق یہ تمام معاملات کی تدبیر کرتے ہیں۔ پھر ان ارواح کے ساتھ کیا سلوک ہونا ہے، فرشتے اللہ کے فیصلے کے مطابق وہی کر رہے ہیں۔

﴿یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝۶ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝۷﴾ ’’جس دن کانپے گی کانپنے والی، اس کے پیچھے ایک اور جھٹکا آئے گا۔‘‘

ان فرشتوں کی قسم کھانا اس بات کی گواہی ہے کہ وہ دن آ کر رہے گا جب یہ دھرتی لرز اٹھے گی۔

﴿اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ۝۱﴾ (الحج) ’’یقیناً قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہوگا۔‘‘

چھوٹے چھوٹے زلزلے زمین پر آتے رہتے ہیں جن سے کچھ جانی نقصان بھی ہوتا ہے اور مالی بھی لیکن ایک زلزلہ وہ آئے گا کہ پوری زمین پر جو کچھ بھی ہے فنا ہو جائے گا۔

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝۲۶﴾ (الرحمٰن) ’’جو کوئی بھی اس (زمین) پر ہے فنا ہونے والا ہے۔‘‘

پھر اس کے بعد ایک اور شدید جھٹکا آئے گا۔ اس حوالے سے مفسرین کی دو آراء ہیں۔ ایک یہ ہے کہ شدید ترین زلزلوں کے ذریعے زمین کو مسلسل جھنجوڑا جائے گا۔ جس سے سب کچھ تہس نہس ہو جائے گا۔ تمام انسان ہلاک کر دیئے جائیں گے اور زمین کو برابر کر دیا جائے گا۔ پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اُڑ رہے ہوں گے۔ دوسری رائے کے مطابق ﴿تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝﴾ سے مراد دوسری مرتبہ صور پھونکا جانا ہے۔ یعنی پہلی بار جب صور پھونکا جائے گا تو سب کچھ تباہ ہو جائے گا اور دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے تو

لوگ قبروں سے نکل کر میدانِ حشر کی طرف دوڑ لگا رہے ہوں گے۔

﴿قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ﴿٨﴾﴾ ”کتنے ہی دل اس دن (خوف کے مارے) دھڑک رہے ہوں گے۔“

لوگوں کے دلوں پر خوف اور دہشت طاری ہوگی۔

﴿اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ﴿٩﴾﴾ ”ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی۔“

گناہ گار لوگوں کی نگاہیں شرمندگی، خجالت اور اپنے انجام کے تصور سے جھکی ہوئی ہوں گی۔

﴿يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ﴿١٠﴾﴾ ”یہ لوگ کہتے ہیں: کیا ہمیں لوٹا دیا جائے گا اُلٹے پاؤں؟“

مخاطب وہ لوگ ہیں جو دنیا میں آخرت کو محض ڈھکوسلا اور ڈراوہ سمجھتے رہے، انہیں یقین ہی نہیں تھا کہ دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

﴿ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿١١﴾ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿١٢﴾﴾

”کیا جب ہم کھوکھلی ہڈیاں ہو چکے ہوں گے؟ کہتے ہیں: تب تو یہ لوٹنا بہت گھاٹے کا سودا ہوگا۔“

ایسے دلائل سے قیامت کے دن کا مذاق اُڑانے والوں کو ربِ کائنات کی قدرت کا اندازہ نہیں کہ:

﴿فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿١٣﴾ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿١٤﴾﴾ ”حالانکہ یہ تو بس ایک ہی ڈانٹ ہوگی۔ تو وہ سب کے سب ایک چٹیل میدان میں ہوں گے۔“

یہاں خاص طور پر نفخ ثانیہ کا ذکر ہو رہا ہے کہ دوسری مرتبہ جب صور پھونکا جائے گا تو یہ ایک طرح کی گرج اور ڈانٹ ہی ہوگی کہ سب میدانِ حشر میں جمع ہو جائیں گے۔ کھوکھلی ہڈیوں اور مٹی میں مل جانے والے انسان کو دوبارہ زندہ ہونے میں دیر نہیں لگے گی۔

﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿١٥﴾﴾ ”کیا آپ تک موسیٰؑ کی خبر پہنچی ہے؟“

قرآن مجید میں مختلف قسموں کے ساتھ ساتھ پہلی قوموں کے قصے بھی شہادت اور گواہی کے طور پر پیش کیے گئے ہیں۔ یہاں اصل خطاب قریش مکہ اور منکرین آخرت سے ہے کہ کیا تم تک موسیٰ علیہ السلام کی خبر نہیں پہنچی جن کو فرعون (وہ بھی منکر آخرت تھا) کی طرف بھیجا گیا تھا؟

﴿اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٦﴾﴾ ”جب اُس کو پکارا تھا اُس کے پروردگار نے طویٰ کی مقدس وادی میں۔“

یہ اس وقت کا ذکر ہو رہا ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت ورسالت سے سرفراز فرمایا گیا:

﴿اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿١٧﴾﴾ ”کہ جاؤ فرعون کے پاس، وہ بہت سرکش ہو گیا ہے۔“

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مدین سے مصر کی طرف جاتے ہوئے راستے میں یہ واقعہ پیش آیا جو قرآن کی متعدد سورتوں میں تفصیل سے درج ہے۔ بنی اسرائیل پہلے کنعان (فلسطین) کے شہری تھے۔ جب حضرت یوسفؑ مصر میں اعلیٰ حکومتی عہدوں پر فائز ہو گئے تو ان کے بھائی، والد اور والدہ سمیت تمام بنی اسرائیل بھی مصر منتقل ہو گئے۔ پہلے پہل تو ان کی وہاں خوب آؤ بھگت ہوتی رہی۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی بدولت ان کو حکومت تک بھی رسائی حاصل رہی لیکن آہستہ آہستہ مصر کے مقامی قبطیوں میں بنی اسرائیل کے خلاف نفرت کا لاوا اُبلنے لگا۔ مقامی لوگوں نے بنی اسرائیل کو غیر ملکی سمجھتے ہوئے ان کو مغلوب کرنا شروع کیا اور بالآخر ان کو بالکل غلام بنا کر رکھ دیا۔ حالانکہ یہ تو حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد تھے اور حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسے جلیل القدر پیغمبروں کی نسل سے تھے اور مسلمان تھے۔ جبکہ مقامی لوگ مشرک تھے۔ ان کا سردار اور بادشاہ فرعون تھا جو اس قدر سرکش ہو گیا تھا کہ خدائی کا دعویٰ کرنے لگا تھا۔ لہٰذا

﴿وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ﴾ (القصص:5) ”اور ہم نے ارادہ کیا کہ ہم احسان کریں ان لوگوں پر جو زمین میں دبا دیے گئے تھے“

اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کیا کہ ایک تو بنی اسرائیل کو اس بدترین غلامی سے نجات دلائی جائے اور دوسرا فرعون تک بھی یہ دعوت پہنچائی جائے کہ وہ سرکشی اور کفر کا راستہ چھوڑ دے اور اپنے رب کو پہچان لے۔ اس مقصد کے تحت بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بعثت ہوئی۔ ان پر

پریس ریلیز 3 جون 2016ء

بجٹ خسارہ پورا کرنے کے لیے غریب عوام پر ٹیکس کی بھرمار ظلم ہے

پٹھانکوٹ کے واقعہ کی گجرانوالہ میں F.I.R درج کرنا انتہا درجے کی بزدلی کا مظاہرہ تھا

ایران اور سعودی عرب کا حاجیوں کا تنازعہ قابل افسوس ہے

حافظ عاکف سعید

بالواسطہ ٹیکس کی بھرمار غریب عوام پر ظلم ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر حافظ عاکف سعید نے قرآن اکیڈمی لاہور میں خطاب جمعہ کے دوران کہی۔ اُنہوں نے کہا کہ 48 کھرب روپے کے میزانیہ میں 11 کھرب روپے کا خسارہ تشویش ناک ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ یہ خسارہ ٹیکس لگا کر اور غیر ممالک کے سامنے قرض اور امداد کے لیے جھولی پھیلا کر پورا کیا جائے گا۔ ایسی صورت میں خودمختاری کی راہ پر گامزن کرنے والی باوقار خارجہ پالیسی کیسے تشکیل دے سکیں گے۔ جس کا کھائیں گے اُس سے آنکھیں کیسے چار کر سکیں گے۔ پٹھانکوٹ ائیربیس پر حملہ کے حوالہ سے بات کرتے ہوئے امیر تنظیم نے کہا کہ اب ہماری حالت یہ ہو چکی ہے کہ کسی دہشت گردی کی واردات پر بھارت ہمیں کلین چٹ دے تب ہی ہم کلیر ہوتے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ پٹھانکوٹ کے واقعہ کی گجرانوالہ میں F.I.R درج کرنا انتہا درجہ کی بزدلی کا مظاہرہ اور غلامانہ ذہنیت کی غمازی تھی۔ ایران اور سعودی عرب کے تعلقات میں کشیدگی پر اظہار خیال کرتے ہوئے اُنہوں نے کہا کہ امت مسلمہ کا یہ انتشار انتہائی قابل افسوس ہے۔ اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ ایران نے سعودی عرب سے اپنے حاجیوں کے لیے خصوصی حفاظتی انتظامات کا مطالبہ کر دیا ہے۔ جو سعودی عرب نے رد کر دیا ہے۔ لہٰذا اس مرتبہ کوئی ایرانی حج نہیں کر سکے گا۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشرواشاعت، تنظیم اسلامی)

دوہری ذمہ داری تھی ایک تو بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلانی ہے اور دوسرا فرعون کو بھی دعوت دینی ہے۔

﴿فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۝۱۸﴾ ”اور اسے کہو کہ کیا تو چاہتا ہے کہ پاک ہو جائے؟“

تمہاری بھی اصلاح ہو جائے۔ تمہارا بھی تزکیہ ہو جائے۔

﴿وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۝۱۹﴾ ”اور میں تمہاری راہنمائی کروں تمہارے رب کی طرف تاکہ تمہارے اندر خشیت پیدا ہو؟“

قرآن مجید کا یہ تربیتی انداز ہے کہ دعوت بھی دی جائے تو اس قدر دلنشین اور خوبصورت انداز میں کہ انسان کا دل پگھل جائے۔ یہاں یہ نہیں کہا کہ میں اپنے رب کی طرف تمہاری راہنمائی کروں بلکہ کہا کہ تمہارے ہی رب کی طرف تمہاری راہنمائی کروں جو سب کا رب ہے اور جس کو تم بھول بیٹھے ہو۔ چنانچہ یہی مضمون سورۃ طٰہٰ میں آیا:

﴿فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ۝۴۴﴾ ”تو (دیکھو!) اس کے ساتھ نرم (انداز میں) بات کرنا شاید کہ اس طرح وہ سوچے یا ڈرے۔“

﴿فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۝۲۰﴾ ”تو موسیٰؑ نے اس کو دکھائی بہت بڑی نشانی۔“

معجزہ سے مراد اللہ کی طرف سے عطا کی گئی ایسی نشانی ہے جس پر انسان قادر نہ ہو۔ نبی اکرم ﷺ کو اللہ نے حسی معجزہ نہیں دیا۔ اگرچہ سرداران قریش اس حوالہ سے بہت مطالبے کرتے رہے اور مسلمانوں کو زچ کرتے رہے کہ کوئی حسی معجزہ دکھاؤ جیسے عصائے موسیٰؑ تھا تب ہی ہم مانیں گے۔ لیکن قرآن نے کہا کہ اصل معجزہ یہی قرآن ہے۔ تمہیں اپنی زبان دانی پر بڑا فخر اور غرور ہے۔ ذرا اس جیسا کلام پیش کر کے دکھاؤ۔ پہلے کہا گیا اس جیسا قرآن لے آؤ۔ پھر اس شرط کو بتدریج نرم کیا گیا کہ اس جیسی دس سورتیں لے آؤ اور آخر میں یہاں تک کہہ دیا کہ ایک ہی سورت بنا کر لے آؤ۔ لیکن وہ عاجز رہے اور کوشش بھی کسی نے صحیح معنوں میں نہیں کی کیونکہ وہ تسلیم کر چکے تھے کہ یہ قرآن ایک معجزہ ہے۔ اسی طرح حضرت موسیٰؑ کو بھی چیلنج کے ساتھ جو معجزہ عطا ہوا تھا وہ عصا تھا۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ نے فرعون کے سامنے وہ عصا نشانی کے طور پر پیش کیا۔

﴿فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۝۲۱﴾ ”لیکن اس نے جھٹلا دیا اور نافرمانی کی۔“

عہد الست جو ہر انسان سے لیا گیا ہے اس بدولت اپنے رب کی پہچان ہر انسان کی فطرت میں موجود ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا﴾ (روم:30) ”اللہ کی بنائی ہوئی فطرت پر (قائم رہو) جس پر اُس نے انسانوں کو پیدا کیا ہے۔“

لیکن اضافی طور پر رسولوں کو قوم کے مطالبے پر معجزات دیئے گئے۔ فرعون کے سامنے سب سے بڑا معجزہ پیش کیا گیا۔ جسے آیۃ الکبریٰ کہا گیا یعنی بڑی نشانی، لیکن اس نے نہ صرف جھٹلا دیا بلکہ:

﴿ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ۝۲۲﴾ ”پھر وہ پلٹا بھاگ دوڑ کرنے کے لیے۔“

اس حق کو باطل ثابت کرنے لیے بھاگ دوڑ پر اُتر آیا۔ اس زمانے میں مصر میں جادو کا بڑا چلن تھا۔ چنانچہ اس نے بڑے بڑے جادوگروں کو بلایا اور ان کو اس معجزے کا توڑ کرنے کا حکم دیا۔

﴿فَحَشَرَ فَنَادٰى ۝۲۳ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۝۲۴﴾ ”پھر اس نے (اپنی رعیت کو) جمع کیا اور اعلان کیا۔“ ”پس کہا کہ میں ہوں تمہارا سب سے بڑا رب!“

یعنی اس نے رب کو جھٹلایا ہی نہیں بلکہ رب کے مقابلے میں اپنے رب ہونے کا اعلان بھی کر دیا تاکہ لوگ بھی اپنے اصل رب کی طرف نہ جانے پائیں۔

﴿فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ۝۲۵﴾ ”تو پکڑ لیا اس کو اللہ نے آخرت اور دنیا کی سزا میں۔“

نکال سے مراد وہ سزا ہے جو عبرت ناک ہو۔ آخرت میں تو فرعون کی سخت ترین سزا یقینی ہے لیکن دنیا میں بھی اس کی سزا تمام بنی نوع انسان کے لیے نشان عبرت ہے۔ اُس نے جو جادوگر بلائے تھے وہ بڑے طمطراق سے آئے۔ ”فرعون کی جے“ کا نعرہ بھی لگایا اور اُسے سجدہ بھی کیا۔ ان واقعات کا تذکرہ سورۃ الاعراف، سورۃ طٰہٰ اور سورۃ القصص میں ہے۔

﴿قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ﴾ (طٰہٰ:59) ”موسیٰؑ نے کہا: تمہارے وعدے کا دن ہو گا جشن کا دن!“

مقابلے لیے سالانہ جشن کا دن طے کیا گیا تاکہ تمام لوگوں کے سامنے فرعون کے دعوے کی حقیقت کھل جائے۔

چنانچہ جب جادوگروں نے اپنی رسیاں زمین پر ڈال لیں تو وہ سانپ کی طرح چلنے لگ گئیں تو موسیٰؑ کو کچھ ڈر محسوس ہوا کہ کہیں یہ معجزہ تو میرے پاس تھا اب کیا ہو گا۔

﴿قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ۝۶۸﴾ (طٰہٰ) ”ہم نے فرمایا کہ ڈرو نہیں یقیناً تم ہی غالب رہو گے۔“

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے اپنا عصا زمین پر ڈالا تو وہ ان سب کو نگل گیا۔ چونکہ ان جادوگروں کو جادو کی حقیقت معلوم تھی اس لیے وہ فوراً سمجھ گئے کہ یہ جادو نہیں ہے جو موسیٰؑ پیش کر رہے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ ہے۔ لہٰذا وہ فوراً سجدے میں گر پڑے اور سب سے پہلے وہی ایمان لے آئے۔ جبکہ فرعون اتنا بڑا معجزہ دیکھنے کے باوجود بھی کفر پر ڈٹ گیا تو اللہ نے جو اس کو عبرتناک سزا دی اُس کی تفصیل یوں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے نکلے تو کہا جاتا ہے کہ 20 لاکھ افراد ان کے ساتھ تھے۔ لیکن اتنی بڑی تعداد میں ہونے کے باوجود صدیوں کی غلامی کا نتیجہ تھا کہ بنی اسرائیل میں حوصلہ، اُمنگ اور مردانگی ختم ہو چکی تھی۔ وہ حضرت موسیٰؑ کی جان کے در پے ہو گئے کہ آگے سمندر ہے اور پیچھے فرعون تعاقب میں آ رہا ہے، ہم تو پکڑے گئے اور سارا قصور تمہارا ہے۔

﴿قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِىَ رَبِّىْ سَيَهْدِيْنِ ۝۶۲﴾ (الشعراء) ”موسیٰؑ نے کہا: ہرگز نہیں! یقیناً میرے ساتھ میرا رب ہے وہ ضرور میرے لیے راستہ پیدا کر دے گا۔“

چنانچہ حضرت موسیٰؑ نے اللہ کے حکم سے اپنا عصا سمندر میں ڈالا تو اس میں ان کے لیے خشک راستہ بن گیا۔ حضرت موسیٰؑ اور بنی اسرائیل خیریت سے دوسری طرف پہنچ گئے جبکہ فرعون اور اس کا لشکر تعاقب کرتا ہوا غرق آب ہوا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے فرعون کو ایسا نشان عبرت بنایا کہ اُس کا جسد آج بھی قاہرہ میں موجود ہے۔

﴿اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝۲۶﴾ ”یقیناً اس میں عبرت ہے اس کے لیے جو ڈرتا ہے۔“

جس کا دل نرم ہو، جو سرکشی پر نہ اتر آیا ہو، جو سوچنے سمجھنے تیار ہو اور ہدایت کا طالب ہو اس کے لیے فرعون کے اس انجام میں عبرت کا بہت بڑا سامان ہے۔ اللہ ہمیں حقیقی عبرت پذیری کو اخذ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دنیا اور آخرت کی کامیابیاں ہمیں عطا فرمائے۔ آمین ☆☆☆

دعائے صحت کی اپیل

☆ حلقہ جنوبی پنجاب کے امیر ڈاکٹر محمد طاہر خاکوانی اور ناظم دعوت جناب محمد سلیم اختر کے والد محترم بیمار ہیں اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ، عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاء واحباب سے بھی دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

شمشیریں نہ تدبیریں

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

ڈیڑھ دہائی ہمیں چرکے پر چرکے لگتے رہے۔

پہلے ہم کہتے تھے:۔

تن ہمہ داغ داغ شد
پنبہ کجا کجا نہم!

پھر جب بار بار اشتہاروں‘ بل بورڈوں نے کہا کہ داغ تو اچھے ہوتے ہیں تو عوام کھل اُٹھے۔ سوایک اور داغ (بمعنی بٹہ‘ کلنک کا ٹیکہ‘ زخم‘ صدمہ) لگا ہے ہماری خودمختاری کو۔ امریکہ نے ہماری سرزمین پر حسب سابق ڈرون حملہ کرکے میزائل دے مارا۔ امیر ملا اختر منصور شہید ہوگئے۔ نمک کیونکہ دافع سمیت (Antiseptic) بھی ہوتا ہے۔ سوامریکہ نے فوراً داغ پر نمک چھڑکتے ہوئے یہ بھی کہا کہ ہم ”پاکستان کی خودمختاری کا احترام کرتے ہیں۔“ غلط نہیں کہتے جیسی خودمختاری ویسا ہی (امریکی) احترام ہے۔ رہا کھٹکا نہ چوری کا‘ دعا دیتا ہوں رہزن کو۔ خودمختاری کے (Complex) احساسِ کمتری سے ہم پہلے سینکڑوں مرتبہ نمٹ چکے ہیں۔ یہ پہلا حملہ تو تھا نہیں جو اتنا واویلا کیا جاتا! جہاں 390 چھید ڈرون وزیرستان میں ہماری تارتار خودمختاری میں کر چکا۔ وہاں ایک اور میں مضائقہ ہی کیا ہے؟ خودمختاری نہ ہوئی مغربی عورت کا ازلی ابدی روندا ہوا تقدس ہوگیا! سوداغ تو اچھے ہوتے ہیں اور ڈرون بھی اچھے ہوتے ہیں۔

آخر ہم امریکہ کے نان نیٹو اتحادی (بروزن غیر منکوحہ بیوی) جو ٹھہرے! چمن میں تلخ نوائی میری گوارا کر! شاید یہ تلخی پیدا نہ ہوتی اگر ریاستی سطح پر تجاہل عارفانہ کے ڈرامے نہ رچائے جاتے۔ جان کیری‘ جو پاکستان کے بھی (شاید) ذیلی‘ ضمنی‘ ظلی‘ بروزی‘ وزیرخارجہ ہیں‘ میانمار میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ پاکستان کو مطلع کر دیا ہے تاہم کب بتایا کا سوال گول کر گئے۔ قبل ازیں نیویارک ٹائمز میں مارک لینڈ کی رپورٹ کے مطابق (23 مئی) امریکہ کئی ہفتے قبل پاکستانی حکام کو مطلع کر چکا تھا کہ ملا منصور نشانے پر ہیں۔ پاکستانی حکام نے ملا منصور کا عمومی محل وقوع اور سرگرمیوں بارے اطلاع بہم پہنچائی تھی۔ امریکی مواصلاتی ذرائع نے حتمی معلومات حاصل کیں۔ طریق کار تمام کارروائیوں (بشمول ایبٹ آباد حملہ) میں یہ ہے کہ خبروں کا گرد باد اٹھا دیا جائے۔ مٹھی دھول کے دجالی طوفان میں سب کچھ الجھا کر رکھ دو۔ یہ اس جنگ کا بنیادی فلسفہ ہے۔ جہاں پکڑے جانے کا اندیشہ دیکھو کچھ خبریں مٹا دو کچھ چھوڑ دو۔ (If you cannot confront them confuse them)......سو وزارت خارجہ‘ داخلہ‘ وزیراعظم‘ آرمی چیف درجہ بدرجہ احتجاج‘ امریکی سفیر طلبی‘ ڈی این اے ٹیسٹ‘ شامت نادرا افسران کی تھرتھلی مچا کر عوام اور طالبان کا دھیان بٹانے میں مصروف رہے۔ عوام تو ٹھہرے کالانعام! بے چارے لوڈشیڈنگ اور قبل از رمضان اشیائے خوردونوش کی آسمان سے باتیں کرتی قیمتوں کی چڑھی پتنگ پر نظریں جمائے دوڑے پھر رہے ہیں۔

طالبان‘ پاکستان سے بہتیرے فیض پا چکے۔ پاکستانی کیکر پر چڑھی افغان انگور کی بیل کا ہر خوشہ زخمایا جا چکا۔ سفیر ملا عبدالسلام ضعیف کے ساتھ سلوک! طالبان کی آؤ بھگت کے لیے نیٹو سپلائیز کے 15 سال‘ 60 ہزار سے زائد پروازیں ہمارے ہوائی اڈوں سے اڑ کر افغانستان پر ایسے ہزاروں بم گرا چکیں۔ ملا عمر کے قریبی ساتھی استاد یاسر اور ملا عبیداللہ اخوند ہماری ہی جیلوں میں جنت واصل ہوئے۔ سراج الدین حقانی کے بھائی نصیرالدین اسلام آباد میں قتل ہوئے۔ ڈرون حملوں میں مخبری ہم کرتے رہے ہیں روایتاً۔ ان کے لیے گونگلوؤں سے مٹی جھاڑتے کا تکلف کیوں کریں! خیر اس دن کی منائیں کہ وہ گونگلو خود ہی دھوکر کاٹنے پکانے پر نہ تل جائیں! رہی امریکہ کی یہ خوش فہمی کہ امریکہ اور افغانستان محفوظ ہوگیا ملا منصور کی شہادت سے تو! یہ بھی دور ہو جائے گی۔

ملا عمر کے انتقال کے بعد اگر امریکہ لاعلمی بے خبری میں دوسال طالبان کے ہاتھوں حسبِ سابق پٹتا رہا تو اب بھی کیا فرق پڑ جائے گا! 49 ممالک اور تین صدیوں کی محنت سے حاصل کردہ جدید ترین سائنس اور ٹیکنالوجی کے شاہکار‘ بری‘ بحری‘ فضائی فوجیں‘ ہتھیار ملک بھر میں بکھرے ہوئے عملاً نہتے طالبان کو نیچا نہ دکھا سکے۔ بلکہ بڑے بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے‘ کی کیفیت میں 49 شہریتوں کے تابوت اٹھائے کوچ کیے۔ اب کونسی فتح کے جھنڈے گاڑنے کی گنجائش باقی ہے؟ امریکی چھتری تلے افغانستان‘ ایران‘ بھارت ہمارے مقابل چاہ بہار میں الفت کی نئی منزلیں سر کر رہے ہیں۔ امریکی کانگریس پاکستان کی فوجی امداد پر کڑی شرائط عائد کروا کر توہین آمیز ’ڈومور اینڈ ڈومور‘ کیے جا رہی ہے۔ جو ہمارے شاعر نے پولیس کے حوالے سے کہا تھا۔

جھاڑو نال بناواں ’موز‘ تے فیدا کی
پچھوں کردا پھراں نکور تے فیدا کی!

سو ہم بھی اپنے فائدے کے لیے خود مور بننے کی بجائے ’ڈومور‘ پر سدا راضی رہے۔ ہم افغان طالبان تو ہیں نہیں۔ صرف ایک ایٹمی طاقت ہیں جس کے ہمہ نوع مقتدر کرسی والوں کی ذاتی ضروریات اربوں کی ہیں۔ وہ ملا عمر یا ملا ہیبت اللہ تو ہیں نہیں کہ کندھے پر چادر ڈالی‘ موٹرسائیکل پر بیٹھے چل دیے۔ زمین پر سو لیے۔ تربوز سے روٹی کھالی! امریکہ کی غلامی ہماری نہیں‘ ہمارے حکمرانوں کی ضرورت ہے۔ پرویز مشرف تا آج کے تمام شرفاء! امریکہ F-16‘ ایٹمی پروگرام‘ شکیل آفریدی‘ حقانی نیٹ ورک کے خلاف کارروائی (پورا وزیرستان گراؤنڈ زیرو کر دینے کے باوجود) پر ہماری بانہہ مروڑ رہا ہے۔ ایسے میں بھی ہم نے انگوراڈا چیک پوسٹ‘ بھارت دوست امریکی کٹھ پتلی اشرف غنی کو ٹویٹ کر کے پیش کر دی؟

18 کروڑ عوام کی امانت سرزمین بلا وزیراعظم‘ بلا پارلیمنٹ‘ بلا وزارتِ داخلہ‘ دفاع یہ کیونکر ہوا؟ یہ شاخسانہ ہے سویلین حکومت کی کمزوری نااہلی کا۔ ملک میں چلائی گئی مہمات جن میں سویلین ادارے بے وقعت ہوئے۔ عدلیہ کی جگہ فوجی عدالتیں اور غیر شفاف انصاف‘ سزائیں‘ جیلوں کی جگہ عقوبت خانے۔ اٹھائے گئے گمشدگان پولیس مقابلوں میں مروانے اور سویلین سیٹ اپ کی بدنامی کا سامان۔ حکومت نری گند گیر ہے۔ معاملات امریکہ کسی اور سطح پر طے کرتا ہے جوابدہی سویلین حکومت کی ہوتی ہے۔ قوم کو ہوش کے ناخن لینے کی ضرورت ہے۔ امریکی ’قلی‘ بننے کی کوئی حد تو ہو! جمہوریت پسندوں کی جمہوریت کے پسندے بن رہے ہیں۔ انہیں باہم دگر کرسی

گھسیٹنے سے فرصت نہیں۔

'داغ تو اچھے ہوتے ہیں'۔ ہر سطح پر قومی نعرہ بن گیا ہے۔ بیکن ہاؤس یونیورسٹی کے بعد این سی اے لاہور کی پانچ طالبات نے تیز موسیقی پر بھرے انارکلی بازار میں رقص فرمایا۔ سعد اور رحمت نامی نے یہ اہتمام کر کے سوشل میڈیا پر فخریہ اپ لوڈ کیا۔ یہ کہتے ہوئے کہ 'انارکلی میں لڑکیوں کے ناچنے کا آئیڈیا عجیب سا لگ رہا تھا مگر ہم یہ کر گزرے'۔ بھرے بازار میں امراء کی بیٹیوں کے اس مفت کے مجرے پر داد و تحسین کے ڈونگرے اسی قماش کے نوجوانوں نے اپنے تبصروں میں برسائے ہیں۔ مغرب کی اعلیٰ ترین یونیورسٹیوں کا مشاہدہ کر لیجیے۔ وہاں طلبہ و طالبات سادہ ترین ملبوس میں (گھسی جینز سردیوں میں' گرمیوں میں اسی کی پھاڑ کر نیکر بنا کر پہن لی، کپڑے استری کرنے کا بھی تصور نہیں) بلافیشن' بلا میک اپ' بلا عشق عاشقی پورا وقت دن رات کتابوں میں سر دیے ایک کرتے ہیں۔ تعلیمی اداروں میں برائیڈل شوز جیسی لغویات' ناچ گانے کے مقابلے' عشق عاشقی کے مناظر کا کوئی تصور نہیں۔ آدھی رات تک کھلی لائبریریوں میں دیوانہ وار محنت کرتے ہیں تو دنیا پر حکمران ہیں۔ ہماری جامعات اخلاقی گراوٹ کا جو معیار پیش کر رہی ہیں آئے دن کے ایسے افسوسناک واقعات سے واضح ہیں۔ مقصد صرف لبرل ازم سیکولرازم کی وبا کو ہوا دینی ہے۔ تعلیم برائے نام ہے مقصد صرف اسلامی اقدار روندنا ہے۔

ملتان میں ہسپتال میں حجاب پر پابندی عائد کرنے والی نرسنگ سپرنٹنڈنٹ کون ہے؟ جو حجاب میں ڈیوٹی پر آنے والی نرسوں کے حجاب کو قینچی سے کاٹ پھینکتی ہے؟ اس پر احتجاج ہوا ہے۔ اسے یہ جرأت کس نے دی کہ سورۃ النور' الاحزاب کے احکام پر قینچی چلا دے؟ آئین کیا کہتا ہے؟ سوات یونیورسٹی میں اختلاط سے طلبہ و طالبات کو منع کرنے پر حضرت بلال کو معطل کیا گیا۔ اس خاتون کو کھلی چھٹی کیوں ہے؟ کس کی شہ پر جا بجا ایسے واقعات دہرائے جا رہے ہیں۔ غلامانہ ذہنیت اور پالیسیوں پر نظرثانی کی شدید ضرورت ہے (امریکہ کی) بندگی میں ہم سیاسی' بین الاقوامی' معاشی' معاشرتی ہر سطح پر تباہ حال ہو گئے ہیں۔ ملک کو آزادی' خود مختاری کا وقار لوٹانا ترجیح اول بنانے کی ضرورت ہے۔

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

☆☆☆

فغانِ رمضان

مفتی منیب الرحمٰن

جب سے ہمارا آزاد الیکٹرونک میڈیا وجود میں آیا ہے، نفع نقصان کا تخمینہ آج تک کسی نے نہیں لگایا کہ اس نے ہمیں دیا کیا ہے اور ہم سے لیا کیا ہے؟ اگرچہ آزاد میڈیا کے باوجود کرپشن کے آگے کوئی مضبوط بند تو نہیں باندھا جا سکا، لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کی بدولت کرپشن کے خلاف ایک توانا آواز بلند ہو رہی ہے اور وقت کے حکمران ہمیشہ خوف زدہ رہتے ہیں۔ سو بلاشبہ یہ ایک مثبت پہلو ہے، اسی طرح بہت حد تک اب خبروں پر پردہ ڈالے رکھنا اور حقائق کو چھپانا عملاً ممکن نہیں رہا۔ اس کا دوسرا رخ یہ ہے کہ ہمارے آزاد میڈیا نے ہمارے سیاسی و سماجی مسائل کا کوئی مثبت اور قابل عمل حل پیش کرنے کی بجائے سنسنی خیزی پر زیادہ توجہ دی ہے، اس کا سبب غیر تعمیری مسابقت ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ دلیل واستدلال پر توجہ مرکوز رکھنے کی بجائے شور وغوغا بہت زیادہ ہے۔ معقولیت پر جارحانہ انداز کو ترجیح دی جاتی ہے، پہاڑی ندی نالوں جیسا شور زیادہ ہے، سمندر جیسا سکوت اور دلیل واستدلال کی سطوت وشوکت کم ہے۔ اس کا سبب ریٹنگ بتائی جاتی ہے جو بجائے خود ایک سربستہ راز ہے اور اس میں بھی ذرہ بھر شک نہیں کہ آزاد میڈیا نے ہماری معاشرتی اور دینی اقدار کی پامالی کی صورت میں بھاری قیمت بھی وصول کی ہے۔

اس میں سے ایک رمضان المبارک کی تقدیس کی پامالی ہے۔ رمضان المبارک میں لوگ عام دنوں کے برعکس ذہنی اور فکری طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف زیادہ مائل ہوتے ہیں، عبادات کا ذوق بڑھ جاتا ہے اور یہ رمضان المبارک کی برکات کا ایسا اعجاز ہے جو ہر کس وناکس کو صاف نظر آتا ہے۔ رمضان المبارک کی فضیلت اور روزے کے احکام قرآن میں بیان کیے گئے ہیں اور احادیث کا ذخیرہ تو رمضان المبارک اور عبادت صوم کے فضائل سے معمور ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ''جب رمضان داخل ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں رہتا اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا۔ سرکش شیطان جکڑ دیے جاتے ہیں اور ان کو زنجیریں پہنا دی جاتی ہیں۔'' الغرض مجموعی ماحول کو نیکیوں کے لیے سازگار بنا دیا جاتا ہے اور گناہوں کے لیے ناسازگار۔ مگر میڈیا نے رمضان کی مارکیٹنگ شروع کر دی، طرح طرح کے ٹائٹل سانگ، سلوگن اور رمضان کے نام پر لہو ولعب اور تماشے سج گئے۔ انعام رمضان، مہمان رمضان، شان رمضان، ایمان رمضان اور نہ جانے کیا کیا عنوان ایجاد کیے گئے۔ ایک دل جلے نے کہا کہ بہتر ہے کہ سب ایک ہی ٹائٹل رکھ لیں اور وہ ہے: ''دکان رمضان''۔ لیکن ٹائٹل میں کیا رکھا ہے، ''دکان رمضان'' ہی کا منظر تو ہر سو نظر آتا ہے اور اب تو اداکارائیں بھی ماہ رمضان میں جنت کا راستہ دکھانے کے لیے میدان عمل میں رونق افروز ہیں، اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس کی رمضان کی تقدیس سے کیا نسبت ہے؟

رمضان المبارک کا مقدس عنوان، مرد وزن کا مخلوط اجتماع، بازاری ماحول، نہ نماز کی فکر بلکہ نماز سے دوری کا پورا اہتمام، اب صرف میلا ٹھیلا رہ گیا ہے، بیچ میں بس تھوڑا سا مذہب کا تڑکا اور چٹخارے کے لیے مذہب کی چٹنی ہے، باقی مارکیٹنگ ہے۔ ہارورڈ یونیورسٹی سے ایم بی اے مارکیٹنگ کرنے والے بھی کیا مارکیٹنگ کریں گے، جو رمضان کے پروگرام کرنے والے مایہ ناز سیلزپرسن مذہب کا خوبصورت ٹائٹل لگا کر کرتے ہیں، ان کی مہارت لاجواب ہے اور اس کی قیمت بھی وہ خوب وصول کرتے ہیں۔ ایک صاحب نے بتایا کہ ایک معروف ٹیلی ویژن چینل کے مارکیٹنگ کے شعبے میں رمضان کے سحر وافطار کے اشتہارات کے حصول کی بابت میٹنگ ہو رہی تھی، تو بتایا گیا کہ لاہور کی اذان بک گئی ہے، کراچی کی اذان کا سودا ابھی باقی ہے، اگر یہی کچھ کرنا ہے تو کم از کم رمضان کے تقدس کو تو پامال نہ کیا جائے، کوئی اور عنوان بھی رکھا جا

سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (1) اور ان لوگوں کو چھوڑ دیجیے، جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا لیا ہے اور جن کو دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے اور اس (قرآن) کے ساتھ ان کو نصیحت کرتے رہو، کہیں یہ اپنے کرتوتوں کی وجہ سے ہلاکت میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ (الانعام: 70) (2) ''جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا لیا تھا، تو آج کے دن ہم ان کو نظر انداز کر دیں گے، جس طرح انہوں نے اس دن کی ملاقات کو بھلا رکھا تھا اور وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔ (الاعراف: 51)

سو رمضان المبارک زبان حال سے فریادی ہے کہ اُس کی تقدیس وحرمت کا دامن بقول علامہ اقبال ''جفا پر وفا'' کا دلکش لیبل لگا کر تار تار کیا جا رہا ہے۔ بھانڈ پن اور آوارگی کو مذہب اور رمضان کے پُر کشش غلاف میں لپیٹ کر دین کے حصہ کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ دین کے ساتھ ایک تقدیس واحترام کا تصور ذہن میں آتا ہے، اسے آرٹ بنا کر آرٹسٹوں کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا گیا ہے اور شوخی وطنازی کی نذر کر دیا گیا ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ جسے آرٹسٹ بننا ہے وہ تقدیس کا چولہ اتار کر اپنے اصل رنگ میں آ جائے، آرٹ کے شعبے لاتعداد اور رنگا رنگ ہیں، جس نے بھانڈ پن اور جگت بازی کا شعبہ اختیار کرنا ہے، وہ اس رنگ میں آئے، لیکن دورنگی چھوڑ دے۔ کسی فقہی اصول یا ضرب المثل کا سبب خاص ہوتا ہے، لیکن حکم عام ہوتا ہے، چنانچہ ساحر لدھیانوی نے کہا تو کسی اور تناظر میں تھا، لیکن ہمارے حسب حال ہے

کہاں ہیں کہاں ہیں محافظ خودی کے
ثنا خوانِ تقدیسِ مشرق کہاں ہیں

سب سے بڑھ کر حیرت کا مقام یہ ہے کہ ہمارے وہ سرمایہ دار اور صنعت کار جو دین داری کی شہرت رکھتے ہیں، حج اور عمرے کا کبھی ناغہ نہیں کرتے، عام زندگی میں دینی مزاج کے حامل نظر آتے ہیں، وہ بھی چمک دمک، آب وتاب اور چکا چوند سے عاری خالص دینی آگہی کے حامل کسی پروگرام کو سپانسر کرنے اور اپنے اشتہار سے نوازنے کے لیے تیار نہیں ہوتے، بس نیم لباس عورت اور تشہیری شعبہ لازم وملزوم ہیں۔ دوسری جانب ہماری خالص مذہبی جماعتیں اور مذہبی سیاسی جماعتیں ہیں اس شعار سے بالکل لاتعلق ہیں، وہ ایک فرد کی غلطی پر تو آسمان سر پہ اٹھا لیتے ہیں، لیکن دین کی اس منظم بے حرمتی کے آگے سپر انداز ہیں۔ آخر میڈیا کی تو سب کو ضرورت ہے، یہی تو وہ پیکر ناز وانداز اور عشوہ طراز محبوب ہے، جس کی دلداری زاہد ورند سب کو عزیز ہے۔ دین کے حوالے سے اُن کی ترجیحات کافی بدل چکی ہیں، ان کی ترجیحات کی فہرست میں خالص دین اور اس کے تقاضے بہت آخر میں آتے ہیں، حالانکہ یہ ضروری نہیں کہ ہر مسئلے پر سڑکوں پر آ کر احتجاج کیا جائے اور ریلیاں نکالی جائیں، میڈیا مالکان کے ساتھ ایک سنجیدہ نشست کا بھی اہتمام کیا جا سکتا ہے۔

میں نے گزشتہ سے پیوستہ سال قومی سیرت کانفرنس کے موقع پر صدر اسلامیہ جمہوریہ پاکستان جناب ممنون حسین سے عاجزانہ اپیل کی تھی کہ سیرت النبی ﷺ پر محض نظریاتی خطابات سے آگے بڑھ کر عملی میدان میں قدم رکھیں۔ اسلام کے نام پر قائم اس وطن عزیز پاکستان میں اگر آپ کو دس بیس معتبر اور قابل احترام افراد نظر آتے ہوں تو اُن کے ساتھ میڈیا مالکان کی ایک طویل نشست کا اہتمام کریں۔ یہ اہل فکر ونظر باہمی اتفاق رائے سے ہماری دینی، اخلاقی اور معاشرتی اقدار کا کم از کم ایک قابل قبول اور قابل عمل معیار وضع کریں اور پھر میڈیا مالکان اس پر رضا کارانہ طور پر عمل کریں اور اس پر نظر رکھنے کے لیے ایک مجلس نظارت (Vigilance Cell) قائم کریں، شاید اس سے پچیس تیس فیصد بہتری آ جائے لیکن یہ وہ بھاری پتھر ہے جس کو اٹھانے کے لیے کوئی بھی آمادہ نہیں ہے، ہر ایک کو اپنی عزت عزیز ہے اور ہر ایک اپنے لیے عافیت کا خواہاں ہے، ملک وملت کی ترجیحات بعد میں آتی ہیں۔ اہل عزیمت اس دور میں ناپید ہیں، ایک صاحب نے کہا تھا: ''اہل رخصت تو یسر، عدم حرج اور بشارتوں کی راحتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں اور اہل عزیمت رخصت پر چلے گئے ہیں۔'' چنانچہ راوی ہر سو چین ہی چین لکھتا ہے۔ جو بھولا بھٹکا عزیمت کی بات کرے وہ اذکار رفتہ ہے۔ Rigid ہے، دقیانوسی ہے، اپنے عصر کے تقاضوں سے بے خبر اور وقت کے سے ناآشنا ہے، غالب نے کہا تھا۔

اگلے وقتوں کے ہیں یہ لوگ انہیں کچھ نہ کہو
جو مے و نغمہ کو اندوہ ربا کہتے ہیں

بعض دوستوں سے شخصی طور پر باہمی احترام کا تعلق ہے اور وہ قائم رہے گا۔ یہ چند سطور میں نے درد دل کے طور پر لکھی ہیں: ''روئے سخن کسی طرف ہو تو روسیاہ'' گلشن کا کاروبار تو ہوا کے رخ پر ہی چلتا رہے گا، لیکن فغانِ درویش سننے میں کیا حرج ہے، کان دھرنے اور دل ودماغ میں جگہ دینے کی بات جدا ہے۔

فقیرانہ آئے صدا کر چلے
میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے

چیرمین پیمرا جناب ابصار عالم صرف ممتاز حسین قادری شہید کے جنازے کے مناظر کو الیکٹرانک میڈیا پر روکنے میں فعال نظر آئے، کیا رمضان اور قرآن کی تقدیس کی خاطر بھی کوئی کردار ادا کریں گے؟ گزشتہ سال بھی نصف درجن سے زیادہ سنجیدہ کالم نگاروں نے اس جانب متوجہ کیا تھا، ان سب سے دست بستہ اپیل ہے کہ اس سال رمضان المبارک کی آمد سے پہلے اپنے قلم کی طاقت کو تقدیس قرآن اور رمضان کے تحفظ کے لیے استعمال کریں، یہ ان کے فن کی زکوٰۃ ہی سہی۔

ضرورت رشتہ

☆ بٹ فیملی کو سعودیہ میں مقیم اپنے بیٹے، عمر 30 سال، تعلیم ایم بی اے کے لیے صوم وصلوٰۃ اور پردے کی پابند 25 سال تک گریجوایٹ لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ والدین رابطہ کریں۔ برائے رابطہ: 0331-4058697

☆ کراچی میں رہائش پذیر اردو اسپیکنگ فیملی، بیٹا عمر 28 سال، بی ایس سی ڈپلومہ آرکیٹیکچر کے لیے دینی مزاج کی حامل اور شرعی پردہ کی پابند، گریجویٹ، لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ والدین رابطہ کریں۔
برائے رابطہ: 0303-2646047

☆ بٹ فیملی کو سعودیہ میں مقیم اپنے بیٹے، عمر 27 سال، تعلیم الیکٹریکل انجینئر کے لیے دینی مزاج کی حامل لیڈی ڈاکٹر کا رشتہ درکار ہے۔ والدین رابطہ کریں۔
برائے رابطہ: 0331-4058697

دعائے مغفرت — انا للہ وانا الیہ راجعون

☆ وہاڑی کے امیر جناب منظور الاسلام کے والد وفات پا گئے

☆ حلقہ اسلام آباد، مری کے نقیب منفرد اسرہ جناب قمر زمان عباسی کی والدہ وفات پا گئیں

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے، اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمَا وَارْحَمْهُمَا وَاَدْخِلْهُمَا
فِيْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمَا حِسَابًا يَّسِيْرًا

● طالبان مذاکرات کی میز پر نہیں آئیں گے، امریکہ یہ جنگ کسی صورت نہیں جیت سکتا، امریکہ نے ملا اختر منصور کو نہیں بلکہ پاکستان کو ٹارگٹ کیا ہے

● بلوچستان پر امریکی ڈرون حملے کے جواب میں لاہور، کراچی اور اسلام آباد میں لاکھوں لوگ سڑکوں پر احتجاج کے لیے نکلتے تو امریکہ اگلی دفعہ ایسی کارروائی کرنے سے پہلے ضرور سوچتا: (ایوب بیگ مرزا)

ملا اختر منصور کی شہادت اور اس کے بعد کے حالات کے موضوع پر

حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں اظہار خیال

میزبان: وسیم احمد

سوال: بلوچستان میں امریکی ڈرون حملے کی وجہ سے طالبان کے امیر ملا اختر منصور کی شہادت کے پاک امریکہ تعلقات اور طالبانِ افغانستان کے ساتھ پاکستان کے تعلقات پر کیا اثرات مرتب ہوں گے؟ اور اس واقعے کے طالبان افغانستان کی جدوجہد پر کیا اثرات مرتب ہوں گے؟

ایوب بیگ مرزا: سب سے پہلے تو ملا اختر منصور کی شہادت پر پاکستان کا یہ کہنا کہ ڈی این اے ٹیسٹ کے بعد ہم اپنا موقف پیش کریں گے، بالکل مضحکہ خیز سی بات لگتی ہے کیوں کہ ساری دنیا ان کی شہادت کی تصدیق کر رہی ہے اور طالبان کی شوریٰ نیا امیر منتخب کر رہی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ طالبان بھی ملا اختر منصور کی شہادت کو تسلیم کر چکے ہیں۔ اگر ان کی شہادت نہ ہوئی ہوتی تو ان کے خطاب کی لائیو ویڈیو آ جاتی۔ ان کا آڈیو پیغام آ جانا اس بات کا مزید ثبوت ہے کہ ان کی شہادت ہو چکی ہے۔ ان کے شہید ہونے کے 99 فیصد امکانات ہیں۔ ویسے بھی امریکن ایسے معاملات میں بڑے محتاط ہوتے ہیں، وہ اپنے امریکی صدر کے منہ سے ایسی بات نہیں کہلواتے جس کی بعد میں تردید کا امکان ہو۔ یہ ان کا ایک پروٹوکول ہے۔ صدر اوباما نے بھی کہہ دیا ہے اور جان کیری کا بھی بیان آ گیا ہے کہ ملا اختر منصور ڈرون حملے میں مارے گئے ہیں۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اس واقعہ کا افغان جدوجہد پر کیا اثر پڑے گا؟ تو میں پورے یقین سے کہتا ہوں کہ اگر ملا عمر کی وفات سے افغان طالبان کی جدوجہد متاثر نہیں ہوئی تو ملا اختر منصور کی شہادت سے بھی ان کی جدوجہد میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ اگلے امیر کے چناؤ میں انہیں دقت کا سامنا ہو یا ویسی ہم آہنگی پیدا نہ ہو سکے لیکن اگر انہوں نے نئے امیر کے ہاتھ پر اتفاق رائے سے بیعت کر لی تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کی جدوجہد زیادہ زور دار انداز میں آئندہ بھی جاری و ساری رہے گی۔ جہاں تک پاک امریکہ تعلقات پر اس واقعہ کے اثرات کا تعلق ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ نہ صرف پاکستانی حکومت اور فوج کے لیے بلکہ عام شہری کے لیے بھی یہ انتہائی خجالت اور شرمندگی کا معاملہ ہے۔ پاکستان اور امریکہ کے تعلقات تو آقا اور غلام

مرتب: محمد رفیق چودھری

سے بھی بدتر تعلقات ہیں۔ امریکہ نے ڈرون حملہ کرنے کے 7 گھنٹے بعد (بقول چودھری نثار) پاکستانی وزیر اعظم کو اطلاع دی۔ یاد رہے کہ پاکستان پر یہ 391 واں امریکی ڈرون حملہ ہوا ہے۔ اس سے پہلے جو 390 حملے ہوئے ہیں ان میں سے ہنگو اور ایبٹ آباد کے سوا کوئی حملہ Settled پاکستان پر نہیں ہوا بلکہ سارے فاٹا میں ہوئے۔ یہ بلوچستان میں امریکہ کا پہلا حملہ ہے۔ اس کی نوعیت بالکل اس طرح کی ہے جس طرح ایبٹ آباد حملے کی تھی۔ اُس میں اُسامہ شہید ہوا یا نہیں ہوا لیکن امریکہ نے ہماری اوقات تو ہمیں بتا دی۔ اسی طرح اگر حکومت کی یہ بات مان بھی لی جائے کہ حالیہ حملے میں ولی محمد نام کا کوئی بندہ مارا گیا ہے، ملبے سے اس کا پاسپورٹ ملا ہے تو اس سے بھی امریکی Violation کا جرم کم نہیں ہوتا جس طرح کہ اس نے ہماری خود مختاری کو تہس نہس کیا۔

سوال: آپ کی یہ بات ٹھیک ہے کہ امریکہ نے ہماری خود مختاری کو تہس نہس کیا لیکن اگر کوئی Fake پاسپورٹ پر پاکستان میں سفر کر رہا ہو تو کیا یہ violation نہیں ہے؟

ایوب بیگ مرزا: بالکل یہ بھی ایک طرح کی violation ہے لیکن اگر کسی کے پاس کوئی جعلی پاسپورٹ یا شناختی کارڈ تھا تو یہ ہماری حکومت کی نااہلی ہے کہ ہم نے ایک شخص کو غیر قانونی طور پر سفر کرنے کی اجازت دی یا ہم یہ نہ جان سکے کہ یہ وہ بندہ نہیں ہے جس کا یہ پاسپورٹ ہے۔ ہم جعلسازی کو نہ پکڑ سکے لیکن یہ اس طرح کی Violation نہیں کہلائے گی جیسی امریکہ نے کی۔

سوال: صدر اوباما نے کہا ہے کہ پاکستان کے ساتھ مل کر ہم مشترکہ مفادات کے لیے کام کرتے رہیں گے۔ ان کا یہ بھی فرمان ہے کہ ہم پاکستان میں اپنی کارروائیاں جاری رکھیں گے۔ یہ بتائیں کہ پاکستان اور امریکہ کے مشترکہ مفادات کون کون سے ہیں؟

ایوب بیگ مرزا: یہ مشترکہ مفادات کی بات بھی انتہائی مزاحیہ ہے۔ مفادات اصل میں آقا کے ہوتے ہیں۔ غلام کا کام ہے جی حضوری کرنا۔ ہم وہی کرتے ہیں جس کے بارے میں وہ ڈو مور کہتے ہیں۔ لہٰذا کوئی مشترکہ مفادات نہیں ہیں۔ کیا ملا عمر کی حکومت ختم کر دینے میں ہمارا کوئی مفاد تھا؟ وہاں گیارہ سال سے جو کچھ ہو رہا ہے ہمیں دہشت گردی کے سوا کیا ملا۔ اس میں تمام تر مفادات صرف اور صرف امریکہ کے تھے اور ہمارے صرف نقصانات تھے۔ بقول حکومت کے 35 ارب ڈالر سے زیادہ کا نقصان ہمارا ہو چکا ہے اور 70 ہزار آدمی ہمارے شہید اور زخمی ہو چکے ہیں۔ کیا یہی مشترکہ مفاد ہے کہ میٹھا میٹھا امریکہ کھا رہا ہے اور زہر ہمیں دے رہا ہے؟ امریکیوں کی ایک بات آپ کو اچھی لگے یا بری، ان کی ریاست کے ساتھ commitment ان کے ایمان کا حصہ ہے۔ ان کے نزدیک ہر ناجائز بات جائز ہے اگر وہ امریکی مفاد میں ہے اور کسی دوسرے ملک خاص طور پر کسی مسلمان ملک کا کوئی مفاد اپنے مفاد سے برتر نہیں ہوتا پاکستان کس کھیت کی مولی ہے؟

سوال: اس واقعہ پر حکومت پاکستان کا جو ردعمل آیا ہے۔ وہ تو ایک سائیکلو سٹائل قسم کا ردعمل ہے کہ یہ واقعہ پاکستان کی سالمیت کے خلاف ہے اور ہم ڈرون حملوں کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ کیا کسی خودمختار قوم کا ایسا ردعمل ہونا چاہیے؟

ایوب بیگ مرزا: جو کسی غلام کا ردعمل ہونا چاہیے وہی ہمارا ردعمل ہے۔ ہم ہر دفعہ جوتیاں کھانے کے بعد کہہ دیتے ہیں کہ ہم آئندہ ایسا نہیں ہونے دیں گے۔ لیکن پھر وہی مار ہمیں پڑ جاتی ہے۔ اصل میں پاکستان کی سول حکومت ہو، ایجنسیاں ہوں یا سکیورٹی ادارے وہ ذہنی طور پر امریکی غلامی کو تسلیم کر چکے ہیں۔ جب تک وہ اپنے آپ کو اس غلامی سے نہیں نکالتے اس وقت تک کچھ بھی نہیں ہو سکتا سوائے عوام کو دلاسہ دینے کے۔ چودھری نثار نے اس حوالے سے جو پریس کانفرنس کی ہے وہ عوام کو دلاسہ ہی دیا ہے۔ دیکھیے دنیا کے بہت سے ممالک (آسٹریلیا ، فرانس ، جرمنی وغیرہ) میں یہ ہوتا ہے کہ ان کے ایک آدمی کو کوئی زک پہنچے تو ان کے ملک کا سربراہ اس ایک آدمی کی خاطر غیر ملکی دورہ منسوخ کر کے یا مختصر کر کے واپس آ جاتا ہے۔ لیکن ہمارے وزیراعظم وہاں ریسٹورنٹس میں کھانے کھا رہے ہیں، شاپنگ کر رہے ہیں اور یہاں امریکہ نے ہمارے ساتھ جو کیا اس کی مذمت کے لیے جو الفاظ بھی استعمال کیے جائیں وہ کم ہیں۔

سوال: بات یہ ہے کہ پاکستان کی سرحدوں کے محافظ چاہے وہ آرمی ہو، فضائیہ ہو یا نیوی یہ سب لوگ کہاں تھے۔ ان کی طرف سے کوئی ردعمل کیوں نہیں آیا؟

ایوب بیگ مرزا: آپ کی بات بالکل صحیح ہے۔ اس حوالے سے یہ کہا جا رہا ہے کہ وزیراعظم کی ملک واپسی پر NSC کا اجلاس ہوگا جس میں قومی سلامتی پر کوئی موقف بنایا جائے گا کہ ہم نے ملکی سطح پر کیا موقف اختیار کرنا ہے۔ تاہم یہ بات صحیح ہے کہ آئی ایس پی آر کو اس پر ردعمل ظاہر کرنا چاہیے تھا۔

سوال: ایسے شدید واقعے کا رونما ہو جانا بنیادی طور پر یہ Failure کس کا ہے؟

ایوب بیگ مرزا: دیکھیے! ایک بات یاد رکھیے کہ Failure ہمیشہ حکومت کا ہوتا ہے۔ چاہے ظاہری طور پر کسی کا بھی ہو۔ لیکن جوابدہ حکومت ہوتی ہے اور اس کا کام ہے کہ اس واقعہ کا جو بھی ذمہ دار ہے اس کے خلاف ایکشن لے۔ لیکن یہاں تو بہت افسوسناک صورتحال ہے کہ وزیراعظم لندن میں بیٹھے ہوئے ہیں اور آئی ایس پی آر یوں خاموش ہے کہ جیسے کوئی واقعہ ہوا ہی نہیں۔

سوال: امریکہ نے ملا اختر منصور کو پاکستانی علاقے میں Pin Point انداز میں ٹارگٹ کیا ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ یہ معلومات امریکہ کو کہاں سے ملی ہوں گی کہ ملا اختر منصور ایران سے پاکستان میں داخل ہو چکے ہیں؟

ایوب بیگ مرزا: عقلی سطح پر یہ بات سامنے آتی ہے کہ اس کے تین ذرائع ہو سکتے ہیں۔ میرے خیال میں زیادہ امکانات یہی ہیں کہ یہ امریکہ کی اپنی سراغ رسانی کا نتیجہ ہے اور اس نے انہیں پاکستان کے اندر داخل ہونے پر شہید کیا۔ اس کے بعد ایران کے ساتھ جس طرح آج کل پاکستان کے تعلقات بدترین سطح پر ہیں، جس طرح مودی کا ایران میں استقبال ہوا ہے اور چاہ بہار بندرگاہ کی تعمیر سمیت انڈیا اور ایران کے آپس میں 12 معاہدے ہوئے ہیں ، ایرانی میڈیا جس طرح پاکستان کے خلاف زہر اُگل رہا ہے تو معلوم یہی ہوتا ہے کہ ایران میں اس وقت پاکستان مخالف معاملات چل رہے ہیں۔ جن کے تناظر میں کہا جا سکتا ہے کہ ایران نے امریکہ کو اطلاع دی ہو۔ تیسرے نمبر پر

> **اگر ملا عمر کی وفات سے افغان طالبان کی جدوجہد متاثر نہیں ہوئی تو ملا اختر منصور کی شہادت سے بھی ان کی جدوجہد میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔**

پاکستان میں بھی چونکہ آج کل کتنے ہی کل بھوشن یادیو آپریٹ کر رہے ہیں تو ہو سکتا ہے یہاں سے کسی نے اطلاع دی ہو۔ اگرچہ اس کے امکانات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ امکان امریکن سراغ رسانی کا ہی ہے اور دوسرے نمبر پر ایران کی طرف سے اطلاع ملنے کا امکان بھی ہو سکتا ہے۔

سوال: ایک رائے یہ بھی سامنے آ رہی ہے کہ یہ پاکستان اور افغانستان کے تعلقات میں مزید کشیدگی پیدا کرنے کے لیے ایک چال چلی گئی ہے کیونکہ امریکہ کو اگر اطلاع تھی تو وہ ملا اختر منصور کو ایرانی سرزمین پر بھی ٹارگٹ کر سکتا تھا۔ آپ اس رائے سے اتفاق کریں گے؟

ایوب بیگ مرزا: میں سمجھتا ہوں کہ یہ امریکہ کی پاکستان دشمنی کے سوا کچھ نہیں۔ ایک شخص جو افغانی ہے، وہ سال کے 365 دنوں میں سے 300 دن افغانستان میں رہتا ہوگا۔ اس کے ویزے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایران، دوبئی اور قطر کئی دفعہ جا چکا ہے اور افغانستان میں تو وہ رہتا ہی ہے ۔ لہٰذا اگر امریکہ نے اس کو مارنا ہی تھا اور اس کا وہ پاکستان سے کوئی لنک جوڑنا نہیں چاہتا تھا تو اسے وہاں مارنا آسان تھا جہاں وہ 300 دن رہتا تھا اور جہاں امریکی فوجیں اپنے اڈوں پر موجود ہیں یا پاکستان میں مارنا آسان تھا جہاں وہ کبھی کبھار آتا تھا؟ لہٰذا سیدھی سی بات ہے کہ اس کو نہیں مارا گیا بلکہ پاکستان کو سبق سکھایا گیا ہے کہ اب ہمارا تمہارے بارے میں رویہ یہ ہوگا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ جنوری میں صدر اوباما نے اپنے سٹیٹ آف دی یونین ایڈریس میں کہا تھا کہ 2016ء میں پاکستان سمیت چند ممالک Destabilize ہوں گے۔ تو پاکستان کو Destabilize کرنے کی دوسری بہت سی کوششوں کے ساتھ ایک یہ بھی ہے۔ یہ بات ٹھیک ہے کہ یہ امریکہ کا ہائی ویلیو ٹارگٹ تھا اور جیسا کہ اوباما نے بھی کہا کہ ہمیں جب بھی معلوم ہوگا کہ ہماری سلامتی کا دشمن فلاں جگہ پر ہے ہم اس کو وہیں پر ٹارگٹ کریں گے اور اسی حوالے سے انہوں نے کہا کہ ہم پاکستان پر حملے جاری رکھیں گے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہائی ویلیو ٹارگٹس صرف پاکستان میں ہیں، افغانستان میں نہیں ہیں؟ دوسری بات یہ کہ کیا پاکستان کے دشمن دوسرے ممالک میں نہیں ہیں۔ مثلاً ملا فضل اللہ جو افغانستان میں ہے۔ اگر امریکہ مشترکہ مفادات کی بات کرتا ہے تو فضل اللہ کو مارنا تو پاکستان کے مفاد میں ہے تو اس کو کیوں نہیں مارا جاتا؟

سوال: امریکہ پاکستان میں جس طرح کی کارروائیاں کر رہا ہے۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ اس سے شہ پا کر کبھی انڈیا بھی پاکستان میں سرجیکل سٹرائیک کرنے کی ہمت کرے گا؟

ایوب بیگ مرزا: میں نہیں سمجھتا کہ انڈیا اس طرح کوئی کارروائی کرے گا سوائے ایک صورت میں اور وہ یہ کہ امریکہ اس سے باقاعدہ یہ کہہ کر پاکستان کے خلاف کارروائی کروائے کہ اگر پاکستان کی طرف سے کوئی ردعمل آیا تو اس کو میں سنبھال لوں گا۔

سوال: امریکہ انڈیا سے اسی نوعیت کے معاہدے تو کر چکا ہے؟

ایوب بیگ مرزا: ان معاہدوں کے تحت انڈیا نے امریکہ کے ہوائی اڈے کیا استعمال کرنے ہیں؟ ہوائی اڈے تو امریکہ انڈیا کے استعمال کرے گا۔ آپ کو معلوم ہے کہ ممبئی حملوں کے بعد انڈیا کی بڑی خواہش تھی کہ وہ مریدکے پر حملہ کرے لیکن پاکستان نے F-16 چوبیس گھنٹوں کے لیے فضا میں چھوڑ دیے تھے۔ لہٰذا انڈیا بذات خود یہ جرأت نہیں کر سکتا البتہ امریکہ کا باقاعدہ اتحادی بن کر وہ یہ کام کر سکتا ہے اور اس پر ہمارا جواب انڈیا کو نہیں ہوگا بلکہ امریکہ کو ہونا چاہیے۔ لیکن اس وقت پاکستان میں ایک قبرستان کی سی خاموشی ہے۔ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ میں اس میں پاکستان کی عوام کو بھی دوش دوں گا۔ اگر اس امریکی ڈرون حملے کے جواب میں لاہور، کراچی یا اسلام آباد میں لاکھوں لوگ سڑکوں پر نکلے ہوتے تو امریکہ بھی اگلی دفعہ ایسی کارروائی کرنے سے پہلے سوچتا۔ ہماری عوامی غیرت میں بھی بہت کمی آ چکی ہے۔ عوام بھی جیسے ان معاملات سے مصالحت کر چکے ہیں۔ ظاہر ہے ہم نے حکمرانوں پہ جانا

ہے اور ہمارے سیاسی اور عسکری حکمرانوں میں اس واقعے کے حوالے سے کوئی واضح فرق نظر نہیں آ رہا۔

سوال :اس واقعہ پر جیسے افغان اور امریکن میڈیا خوشیاں منا رہا ہے اس سے تو ایسے لگتا ہے مذاکراتی عمل میں سب سے بڑی رکاوٹ ملا اختر منصور تھے۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ ملا اختر منصور کو منظر عام سے ہٹا کر امریکہ افغانستان میں اپنا تسلط قائم رکھ سکے گا؟

ایوب بیگ مرزا :ان کی خوشی ایک لحاظ سے درست بھی ہے اور ایک لحاظ سے ان کی غلط فہمی بھی ہے۔ غلط فہمی اس لحاظ سے ہے کہ آپ کو معلوم ہے ملا عمر کی وفات کے بعد ملا اختر منصور کو اپنی امارت پر سب لوگوں کو راضی کرنے میں بہت پاپڑ بیلنے پڑے تھے اور کافی وقت لگا تھا۔ بہت سے کمانڈران کے خلاف تھے لیکن اب معاملات سیٹ ہو چکے تھے اور اس میں سراج الدین حقانی کا بہت زیادہ رول تھا کہ اس نے تمام کمانڈرز کو اختر منصور کے حق میں کیا۔ سوائے ملا غلام رسول کے۔ انہوں نے ملا اختر منصور سے جنگ کی اور اس جنگ کے نتیجے میں وہ بھاگ کر پاکستان کی طرف آئے اور اس وقت وہ پاکستان میں گرفتار ہیں اور وہی اختر منصور کے واحد مخالف رہ گئے تھے۔ تمام معاملات سیٹ ہو چکے تھے اور اب یہ موقع تھا کہ مذاکراتی عمل دوبارہ شروع ہوتا۔ ان کی خوشی اس لحاظ سے درست ہے کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ طالبان اگلا امیر مشاورت کے ساتھ اور پر امن انداز میں بنا سکیں گے یا نہیں؟ ورنہ آپ کو معلوم ہے کہ infighting تو پٹھانوں کی روایت رہی ہے اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو امریکہ کی خوشی جائز ہوگی۔ لیکن اگر وہ ایک دفعہ پھر ایسا متفقہ امیر منتخب کرنے میں کامیاب ہو جائیں جس کو کم از کم نوے فیصد لوگوں کا اعتماد حاصل ہو تو اس دفعہ وہ امیر امریکہ کو زیادہ ٹف ٹائم دے گا۔ اس لیے کہ ملا اختر منصور پر حملہ کے بعد امریکہ کس منہ سے کہے گا کہ طالبان کو مذاکرات کی میز پر لایا جائے۔ لہٰذا مستقبل میں طالبان کے ساتھ مذاکرات کا معاملہ مشکل ہو جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پاکستان کے لیے سنہری موقع ہے کہ وہ صرف اتنا سا جواب امریکہ کو دے دے کہ طالبان افغانستان بلوچستان میں اپنے امیر کی شہادت کے بعد ہماری بات نہیں مانتے بلکہ وہ تو ہمیں دوش دیتے ہیں کہ تم بھی اس واقعے میں شامل ہو۔ طالبان کے پاس یہ ایک معقول وجہ ہے کہ وہ مذاکرات سے سرے سے انکار کر دیں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہو تو پھر امریکہ کو ایسی مشکلات پیش آئیں گی کہ جس کا اس وقت وہ تصور بھی نہیں کر رہا۔

سوال :یہ بھی تو پلاننگ کا حصہ ہو سکتا ہے کہ وہ مذاکرات کرنا ہی نہ چاہتا ہو وہ اس خطے میں موجود رہنا چاہتا ہو؟

ایوب بیگ مرزا :آپ کی بات درست ہے لیکن اس کا امریکہ کو نقصان پہنچے گا۔ آپ کو معلوم ہے کہ اگرچہ روس اور چائنہ بھی مذاکرات کے حامی ہیں لیکن خاص طور پر روس چاہتا ہے کہ امریکہ یہاں involve رہے۔ اس طرح وہ امریکہ سے بدلہ لینا چاہتا ہے۔ اس صورت میں امریکہ چاہے جتنی بھی فوج کم کر دے لیکن اخراجات میں کوئی بڑی کمی نہیں آئے گی۔ اتنی دور سے جنگ لڑنا امریکن اکانومی کے لیے مسئلہ بنے گا۔ امریکہ بہرحال جنگ ختم کرنا چاہتا ہے۔ اس لیے وہ مذاکرات کا معاملہ کرتا رہتا ہے۔ ملا اختر منصور پر حملہ کر کے اس نے مذاکرات کا معاملہ ختم نہیں کیا بلکہ یہ پاکستان کو سبق سکھانے کے لیے کیا ہے۔ عین ممکن ہے کہ امریکہ کی نگاہ میں اختر منصور کا کوئی نائب ہو جو دفاعی پوزیشن اختیار کرتے ہوئے مذاکرات پر راضی ہو جائے اور امریکہ جو جنگ میدان میں ہارا ہے وہ کسی نہ کسی انداز میں ٹیبل پر جیت سکے۔ لیکن یہ امریکہ کی بہت بڑی غلط فہمی ہے۔ امریکہ یہ جنگ اب کسی صورت جیت نہیں سکتا اور مذاکرات کی میز پر طالبان آئیں گے نہیں۔

سوال :جب سے انڈیا اور امریکہ کے معاہدے ہوئے ہیں یا ہونے جا رہے ہیں۔ اس کے بعد سے بھارت اپنی بہترین سفارت کاری سے دیگر ممالک کو ساتھ ملا کر مختلف معاہدے کر رہا ہے۔ ایسا محسوس ہو رہا ہے یہ پاکستان کو اس خطے میں Isolate کرنے کا ایک گیم پلان ہے جس میں انڈیا اس وقت بہت بڑی کامیابی حاصل کر چکا ہے۔ آپ اس پر کیا کہیں گے؟

ایوب بیگ مرزا :انڈیا کا معاملہ تو اپنی جگہ پر ہے۔ ہر دشمن ہمیشہ کوشش کرتا ہے کہ اپنے دشمن کو سفارتی، سیاسی اور عسکری سطح پر شکست دے۔ جس سے اپنے آپ کو خود بچانا ہوتا ہے۔ لیکن اس وقت بہت ہی تکلیف دہ صورتحال ہے کہ پاکستان میں کوئی وزیر خارجہ ہی نہیں ہے اور انڈین لابی نے کس طرح پلاننگ کر کے پاکستان کو F-16 سے محروم کر دیا۔ اس حوالے سے پاکستان کی طرف سے سرے سے کوئی لابنگ نہیں ہوئی۔ کوئی سفارتی عمل ہوا ہی نہیں جس سے انڈیا کو روکا جا سکے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سفارتی سطح پر ہمارا اس انداز میں Isolate ہو جانا بہت بڑی ناکامی ہے۔ وزارت خارجہ کا بہت اہم منصب ہوتا ہے۔ وزیر اعظم یا تو باقاعدہ وزیر خارجہ مقرر کرتے یا پھر خود ٹائم دیتے۔ وزیر خارجہ تو اگر کہیں سے ادھار بھی مانگ لیتے ہیں تو کوئی حرج نہیں تھا۔

وسیم احمد :آپ کی بات صحیح ہے۔ اس وقت وزارت خارجہ کی کمان طارق فاطمی صاحب کے پاس ہے۔ ان کی بیٹی کا شناختی کارڈ آج کل سوشل میڈیا پر موضوع بحث بنا ہوا ہے۔ ان کے شوہر یعنی طارق فاطمی کے داماد کے بارے میں بتایا جا رہا ہے کہ وہ یہودی ہیں تو اس سے تو بہتر تھا کہ ہماری حکومت خارجہ امور کے ماہر ادھار ہی لے لیتی۔

ایوب بیگ مرزا :ایک طارق فاطمی ہیں اور دوسرے سرتاج عزیز ہیں جو نسبتاً بہتر آدمی ہیں لیکن ان کی عمر بہت زیادہ ہے۔ ظاہر ہے ذہنی کام کرنے کے لیے بھی توانائی کی ضرورت ہوتی ہے اور کافی Active رہنا پڑتا ہے۔ دوسرے ممالک کے دورے کرنے پڑتے ہیں۔ جو خاصا مشکل کام ہوتا ہے۔

سوال :خارجہ پالیسی بنانے کے لیے فہم، تدبر اور حکمت کی ضرورت ہوتی ہے تو سرتاج عزیز صاحب کی عمر کا شخص تو ان تمام خوبیوں کا مالک ہوتا ہے۔ اس حوالے سے تو وہ موزوں شخصیت ہیں؟

ایوب بیگ مرزا :امریکہ کے سابق وزیر خارجہ ہنری کسنجر شٹل ڈپلومیسی کے بڑے قائل تھے اور شٹل ڈپلومیسی جوان آدمی کر سکتا ہے، بوڑھا آدمی نہیں کر سکتا۔

سوال:آپ یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ انڈیا جو ہمیں Isolate کر رہا ہے اس میں ہمارا اپنا زیادہ قصور ہے؟

ایوب بیگ مرزا :دیکھئے! نقصان چاہے کسی فرد کا ہو، جماعت کا ہو یا ریاست کا۔ ایک بات یاد رکھئے کہ دوسرا تو نقصان پہنچاتا ہی ہے لیکن کہیں نہ کہیں خود اس کی اپنی غفلت کا مظاہرہ بھی ہو رہا ہوتا ہے اور اس میں ریاست کا معاملہ زیادہ ہے کہ آپ سے کوئی غفلت ہوئی ہے تب ہی دشمن نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ جو افغان مسئلہ میں ہم اتنی بری طرح پھنسے ہیں اس میں زیادہ قصور تو ہمارا اپنا ہی ہے۔ ہم نے اسے حساس معاملے کو احسن انداز میں ڈیل نہیں کیا۔ کبھی ہم ضیاء الحق کے دور میں Deep اسٹریٹجی میں چلے گئے تھے۔ کبھی ہم اس سے باہر آئے ہیں تو بہت ہی زیادہ باہر آ گئے ہیں۔ یعنی ہم نے انتہا پسندی کا مظاہرہ کیا۔ اعتدال کا مظاہرہ نہیں کیا۔ ہماری سول قیادت اور عسکری قیادت کبھی ایک پیج پر رہے ہی نہیں۔ دنیا بھر میں اختلاف ہدف کے حصول کے ذرائع پر ہوتا ہے لیکن یہاں ہدف پر اختلاف ہو جاتا ہے اور ہم ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچتے ہیں۔ کبھی وزیر اعظم آرمی چیف کو نکال دیتے ہیں اور کبھی آرمی چیف وزیر اعظم کا دھڑن تختہ کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے ہمارے ہاں سیاسی سطح پر عدم استحکام ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ ہمارے معاشی معاملات بھی خراب ہیں اور ہم دوسروں کے محتاج ہیں لہٰذا ہم باوقار انداز میں سٹینڈ نہیں لے سکتے۔

قارئین پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

داعی رجوع الی القرآن، بانی تنظیم اسلامی

محترم ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ

کے شہرۂ آفاق دورۂ ترجمہ قرآن پر مشتمل

بیانُ القرآن

ترجمہ و مختصر تفسیر

حصہ اوّل سورۃ الفاتحہ و سورۃ البقرۃ مع تعارفِ قرآن
(تیرھواں ایڈیشن) ——— صفحات: 360، قیمت 475 روپے

حصہ دوم سورۃ آلِ عمران تا سورۃ المائدہ
(گیارھواں ایڈیشن) ——— صفحات 321، قیمت 425 روپے

حصہ سوم سورۃ الانعام تا سورۃ التوبہ
(آٹھواں ایڈیشن) ——— صفحات 331، قیمت 425 روپے

حصہ چہارم سورۃ یونس تا سورۃ الکہف
(ساتواں ایڈیشن) ——— صفحات 394، قیمت 485 روپے

حصہ پنجم سورۂ مریم تا سورۃ السجدۃ
(چھٹا ایڈیشن) ——— صفحات 480، قیمت 575 روپے

حصہ ششم سورۃ الاحزاب تا سورۃ الحجرات
(پانچواں ایڈیشن) ——— صفحات 484، قیمت 590 روپے

حصہ ہفتم سورۂ قٓ تا سورۃ النّاس
(تیسرا ایڈیشن) ——— صفحات 560، قیمت 650 روپے

کے از مطبوعات: انجمن خدام القرآن خیبر پختونخوا پشاور

شائع کردہ: مکتبہ خدام القرآن لاہور

36-K، ماڈل ٹاؤن لاہور فون (042)35869501-3

اہم اعلان

بسلسلہ کُلّیۃ القرآن لاہور (قرآن کالج)

درسِ نظامی (8 سالہ کورس) کے درجہ اولیٰ میں داخلے کے خواہشمند طلبہ اور ان کے والدین نوٹ فرمالیں کہ بعض انتظامی اور درسی وجوہ کے پیشِ نظر کلیۃ القرآن میں نئے داخلوں کی پالیسی میں اہم تبدیلیوں کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس فیصلے کے مطابق اس سال سے:

1. صرف میٹرک پاس طلبہ کو داخلہ دیا جائے گا۔
2. داخلے رمضان المبارک کی 15 تاریخ تا شوال کی 10 تاریخ جاری رہیں گے۔
3. داخلوں کے تفصیلی شیڈول کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔
4. مفت رہائش، کھانے اور مفت تعلیم کی سہولت صرف مستحق اور ذہین طلبہ کو دی جائے گی۔
5. درسِ نظامی کے طلبہ کے لیے ایف اے، بی اے اور ایم اے کی ریگولر کلاسز کا انتظام بھی ہے۔

المعلن: پرنسپل کلیۃ القرآن، اتاترک بلاک، نیوگارڈن ٹاؤن، لاہور

رابطہ: 0301-4882395 042-35833637

غلبہ و اقامتِ دین کی جدوجہد کا حُدی خواں | تنظیمِ اسلامی کی انقلابی دعوت کا ترجمان

ماہنامہ میثاق لاہور

اجرائے ثانی: ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ

شمارہ جون 2016ء
رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ

مشمولات

☆ اور اب ہیبتُ اللہ!	ایوب بیگ مرزا
☆ روزہ، رمضان اور قرآن	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
☆ روزہ اور تہذیبِ نفس	محبوب الحق عاجز
☆ قرآن کریم کی اصولی باتیں (۱۰)	ڈاکٹر عمر بن عبداللہ المقبل
☆ تنظیمِ اسلامی کا تاریخی پس منظر	نذر حیات خان
☆ تحفظِ خواتین بل کا شرعی اور معاشرتی جائزہ	مولانا زبیر احمد صدیقی
☆ اسلام میں عورتوں کی وراثت	پروفیسر ڈاکٹر نجیب الحق
☆ فحاشی کی تعریف، شرعی حکم اور نتائج	ڈاکٹر محمد امین
☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
☆ حاجی عبدالواحد صاحبؒ کی یادداشتیں (۷)	پروفیسر حافظ قاسم رضوان
☆ اسلام کا معاشرتی نظام	شجاع الدین شیخ

محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا ''بیان القرآن'' باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے!

دو ماہ کی اشاعت پر مشتمل خصوصی شمارہ ☆ صفحات: 164 ☆ قیمت: 60 روپے

مکتبہ خدام القرآن لاہور 36۔کے ماڈل ٹاؤن، لاہور

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے زیرِ اہتمام

داخلے جاری ہیں

رجوع الی القرآن کورسز (پارٹ I اور II)

بانی: ڈاکٹر اسرار احمدؒ

یہ کورسز بنیادی طور پر تعلیم یافتہ افراد کے لیے ترتیب دیے گئے ہیں' تاکہ وہ حضرات جو کم از کم انٹرمیڈیٹ کی سطح تک اپنی دنیاوی تعلیم مکمل کر چکے ہوں اور اب بنیادی دینی تعلیم بالخصوص عربی زبان سیکھ کر فہمِ قرآن کے حصول کے خواہش مند ہوں' ان کورسز کے ذریعے ان کو ایک ٹھوس بنیاد فراہم کر دی جائے۔ ہفتے میں پانچ دن روزانہ صبح کے اوقات میں تقریباً پانچ گھنٹے تدریس ہوگی۔ ہفتہ وار تعطیل ہفتہ اور اتوار کو ہوگی۔

نصاب (پارٹ I) برائے مرد و خواتین

1. عربی صرف و نحو
2. ترجمہ قرآن
3. آیاتِ قرآنی کی صرفی و نحوی تحلیل
4. قرآن حکیم کی فکری و عملی راہنمائی
5. تجوید و ناظرہ
6. مطالعۂ حدیث و فقہ العبادات
7. اصطلاحاتِ حدیث
8. اضافی محاضرات

نصاب (پارٹ II) برائے مرد حضرات

1. مکمل ترجمۃ القرآن (مع تفسیری توضیحات)
2. مجموعۂ حدیث
3. فقہ
4. اصولِ تفسیر
5. اصولِ حدیث
6. اصولِ فقہ
7. عقیدہ
8. عربی زبان و ادب
9. اضافی محاضرات

- کلاسز کا آغاز یکم اگست بروز سوموار سے ہو رہا ہے
- خواہش مند خواتین و حضرات داخلہ کے لیے رابطہ کر سکتے ہیں
- پارٹ II میں خواتین کی شرکت کا انتظام نہیں ہے

نوٹ: داخلہ کے خواہشمند یکم اگست تک اپنی رجسٹریشن ضرور کروالیں۔ رجسٹریشن نہ ہونے کی صورت میں لیٹ داخلہ نہیں دیا جائے گا۔

پارٹ I میں داخلے کے لیے انٹرمیڈیٹ پاس ہونا اور پارٹ II میں داخلے کے لیے رجوع الی القرآن کورس (پارٹ I) پاس کرنا لازمی ہے

برائے رابطہ: قرآن اکیڈمی

36-K ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 35869501-3
email:irts@tanzeem.org

ندیم سہیل
0322-4371473

فضائل رمضان

ثمیرہ لیاقت

روزہ دار کے منہ کی بو مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابن آدم کے ہر نیک عمل کا اجر وثواب دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''روزہ اس سے مستثنیٰ ہے، اس لیے کہ وہ خاص میرے لیے ہے اور میں خود (اپنے شایانِ شان) اس کا بدلہ دوں گا کہ روزہ دار میری ہی خاطر نفسانی خواہشات اور کھانے پینے کو قربان کرتا ہے۔ روزہ دار کے لیے دو فرحتیں ہیں، ایک فرحت افطار کے وقت ملتی ہے اور دوسری فرحت اپنے رب سے ملاقات کے وقت نصیب ہو گی اور روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ اور پسندیدہ ہے۔'' (سنن نسائی)

روزہ گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے حالت ایمان میں ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا، اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (بخاری)

مسند احمد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اگلے گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے۔

رمضان میں شیاطین قید ہو جاتے ہیں:

''ماہِ رمضان شروع ہوتے ہی جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔''

(بخاری ومسلم)

روزہ دار کے لیے جنت کا مخصوص دروازہ:

''جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ''باب الریان'' کہا جاتا ہے، روزہ داروں کو اس طرف بلایا جائے گا (کہ اس دروازہ سے جنت میں داخل ہوں) چنانچہ تمام روزہ دار اس سے داخل ہوں گے اور جو اس سے داخل ہو گیا، اسے کبھی پیاس نہ لگے گی۔'' (بخاری ومسلم)

روزہ توڑنے پر وعید

''جو شخص (قصداً) بلا کسی شرعی عذر کے ایک دن بھی رمضان کا روزہ افطار کر دے، غیر رمضان میں چاہے عمر بھر روزے رکھے اس کا بدل نہیں ہو سکتے۔''

(ترمذی، ابوداؤد، احمد، ابن ماجہ)

یہ فضائل کیسے حاصل ہوں گے؟

(1) روزہ کے جتنے فضائل سطورِ بالا میں بیان کیے گئے ہیں، ان کے حصول کی لازمی شرط یہ ہے کہ روزہ ہر قسم کے منکرات ومعاصی اور بدعات سے اجتناب کے ساتھ رکھا جائے، زبان، کان، ہاتھ، پاؤں، آنکھ، ناک اور قلب و دماغ اطاعت سے معمور اور معصیت سے مجتنب ہوں۔ کسبِ معاش، معاملات، معاشرت غرض حقوق اللہ وحقوق العباد کے ہر شعبے میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی سے بچنے بچانے کی کوشش ہو۔

روزہ وہ عظیم الشان عبادت ہے کہ قرآن کریم نے اسے تقویٰ یعنی ترکِ معاصی کا نسخہ قرار دیا ہے، مگر کتنے مسلمان ہیں جو پچاس پچاس، ساٹھ ساٹھ سال سے رمضان کے روزے رکھ رہے ہیں، لیکن ان کی زندگی میں کوئی نمایاں تبدیلی نظر نہیں آتی، جو گناہ ان کی زندگی میں تھے، وہ سالوں روزے رکھنے کے باوجود جوں کے توں ہیں، اس کی وجہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ آج کل کے مسلمان روزے سے گناہ چھوڑنے کا قصد ونیت ہی نہیں کرتے اور گناہوں سے اجتناب کے اہتمام کے ساتھ روزہ رکھتے ہی نہیں، جو باطنی امراض سے حصولِ شفاء کے لیے شرط لازم ہے۔ ایسے لوگوں کا روزہ گو جمہور علماء کی رائے کے مطابق ذمہ سے سقوطِ فرض کا ذریعہ بن جائے گا مگر اس سے کوئی فضیلت اور ثواب حاصل نہیں ہو گا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص روزہ رکھ کر بھی جھوٹے کردار وگفتار سے باز نہ آیا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے سے کوئی غرض نہیں۔'' (بخاری)

☆ ''بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جن کے روزہ کا ثمرہ بھوکا رہنے کے سوا اور کچھ نہیں اور بہت سے شب بیدار ایسے ہیں جن کے لیے شب بیداری کا بدلہ سوائے جاگنے کے اور کچھ نہیں۔'' (ابن ماجہ)

(2) دورِ حاضر میں عموماً فضائل کے بیان پر خوب زور دیا جاتا ہے اور فضائل کے حصول کے مواقع اور وعیدوں کا ذکر بہت کم ہوتا ہے، جس سے عوام کا نظریہ بن جاتا ہے کہ خوب گناہ کیے جاؤ، روزوں سے، لیلۃ القدر سے یا فلاں عمل صالح سے سب اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اس بارے میں یہ حقیقت اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ جن روایات میں رمضان کے روزوں، شب قدر کی عبادت یا کسی بھی عمل صالح سے گناہوں کی معافی کا ذکر ہے، علماء کے نزدیک اس سے مراد صغیرہ گناہوں کی معافی ہے۔ ٹی وی، وی سی آر، گانا بجانا، بلاضرورت جاندار کی تصویر بنانا یا گھر میں رکھنا، غیبت کرنا یا سننا، ڈاڑھی منڈانا یا کٹانا، عورتوں کا شرعی پردہ نہ کرنا، مردوں کا ٹخنے ڈھانکنا، بینک، انشورنس یا کسی بھی حرام ذریعہ سے کمائی کرنا اور ایسے لوگوں کی دعوتیں اور ہدیے قبول کرنا، بدعات اور قبیح رسوم کی پابندی، ناجائز طریقے سے خرید وفروخت، حقوق العباد اور فرائض وواجبات ادا کرنے میں کوتاہی جیسے کبیرہ گناہوں سے جب تک صدقِ دل سے توبہ واستغفار اور آئندہ اجتناب کا عزمِ مصمم نہ کیا جائے، وہ محض کسی عمل صالح سے معاف نہیں ہوتے۔

اس بناء پر ہر مسلمان پر لازم ہے کہ ماہِ مقدس کے آغاز ہی سے ہر قسم کے گناہوں سے کلیۃً احتراز کرے اور جن گناہوں کی عادت پختہ ہو گئی ہے، ان کو ہمیشہ کے لیے چھوڑنے کی نیت کے استحضار کے ساتھ روزے رکھے، اگر اس اہتمام کے ساتھ رمضان کے مبارک مہینے کا مختصر سا وقت گزارا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ نفس کی اصلاح نہ ہو اور دُنیا اور آخرت کو تباہ کرنے والے مہلک امراض اور معاصی سے نجات نہ ملے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا بیان کردہ نسخہ کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔

☆☆☆

ماہ رمضان المبارک کے دوران تنظیم اسلامی کے حلقہ جات کے زیر اہتمام

اسلام آباد، آزاد کشمیر، سرگودھا، پنجاب جنوبی، لاہور شرقی، فیصل آباد، خیبر پختونخوا جنوبی اور بلوچستان میں

دورۂ ترجمہ قرآن و خلاصۂ تعلیمات قرآن

کے پروگراموں کی فہرست

اسلام آباد

دورۂ ترجمہ قرآن مع تراویح

مسجد جامع القرآن، پہونٹ اسلام آباد	خالد محمود عباسی	0332-5357269
الفوز اکیڈمی E-11 اسلام آباد	نیاز احمد عباسی	0345-5560444
آرچرڈ مارکی اسلام آباد	نوید احمد عباسی	0334-5253022
جامع مسجد اویس قرنی I-10 اسلام آباد	اعجاز حسین	0333-5524550
ریگالیہ ہوٹل آبپارہ اسلام آباد	اویس ریاض	0301-5249652
ہری پور	ڈاکٹر محمد شاہین	0331-4525045

آزاد کشمیر

دورۂ ترجمہ قرآن مع تراویح

دفتر تنظیم اسلامی راولاکوٹ	پروفیسر عبدالقیوم قریشی	0313-5919947

سرگودھا

دورۂ ترجمہ قرآن مع تراویح

مسجد جامع القرآن، مین روڈ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا	ڈاکٹر عبدالرحمان / حافظ محمد زین العابدین	0300-9603577
مسجد بیت المکرّم، پی اے ایف کالونی، میانوالی	نور خان (خلاصہ مضامین قرآن)	0332-7722972
دفتر تنظیم اسلامی، نزد جامع مسجد بلاک نمبر:4، جوہر آباد	بانی تنظیم بذریعہ ویڈیو	0333-6813350

پنجاب جنوبی

دورۂ ترجمہ قرآن مع تراویح

قرآن اکیڈمی 25 آفیسرز کالونی بوسن روڈ ملتان	ڈاکٹر محمد طاہر خان خاکوانی	0300-6814664
الھدیٰ مسجد F-13 شاہ رکنِ عالم نیو کالونی ملتان	محمد عطاء اللہ خان	0331-7072121
قرطبہ مسجد گارڈن ٹاؤن، ملتان کینٹ	محمد سلیم اختر	0301-7537007
گلستان میرج کلب مصوم شاہ روڈ ملتان	محمد عرفان بٹ	0307-7888828
قرآن اکیڈمی گڑھی قریشی شیخ عمر روڈ، کوٹ ادو	جام عابد حسین (خلاصہ مضامین قرآن)	0333-4009554
مرکز تنظیم اسلامی شیخ کالونی سٹریٹ نمبر3 وہاڑی	محمد الیاس	0333-6272595
مسجد بیری والی چوک شہیداں ملتان	محمد سلیمان صدیقی (خلاصہ)	0321-7319963

لاہور شرقی

دورۂ ترجمہ قرآن مع تراویح

علی سبحان شادی ہال۔ نزد ٹو کے والا چوک نیو شادباغ۔ لاہور ☆	شکیل احمد	0344-4294304
میلنئیم مارکی رحمان گارڈن غازی روڈ، پی بلاک، نزد بھٹہ چوک، ڈی۔ ایچ۔ اے لاہور ☆	اعجاز لطیف	0322-2619756
مسجد نور (ایک مینار والی) چوک مارکیٹ گلستان کالونی (دھرم پورہ) مصطفیٰ آباد لاہور ☆	اقبال حسین	0321-4004049
الحسن میرج ہال، کوٹ دونی چند، نزد مناواں ٹریننگ سنٹر لاہور۔ ☆	محمد عظیم	0321-4849004
مرکز تنظیم اسلامی A-67 علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور ☆	شہباز احمد	0321-4369865
شالیمار شادی ہال، نزد پروفیسر ساجد اکیڈمی، کالج روڈ، باغبانپورہ لاہور	(بذریعہ ویڈیو)	0323-4667834
مسجد نور الھدیٰ سوئی گیس روڈ، فیروز والا، شاہدرہ لاہور	نعیم اختر عدنان	0308-4090698
مسجد التوحید اہلحدیث، ایل ڈی اے کواٹرز، نزد پیکیجز فیکٹری، گیٹ نمبر 3، والٹن روڈ لاہور کینٹ	عبدالمنان (خلاصہ مضامین قرآن)	0333-4562037
جامع مسجد الھدیٰ جلال سٹریٹ بہادر شاہ روڈ جوڑے پل لاہور کینٹ	خائستہ اکبر (خلاصہ مضامین قرآن)	0321-4004049

211-B پاک عرب سوسائٹی فیروز پور روڈ لاہور	مفتی عمران شفیع (خلاصہ مضامین قرآن)	0321-8477002
جامع مسجد خدام القرآن اکیڈمی روڈ، والٹن لاہور☆	ڈاکٹر غلام مرتضیٰ (خلاصہ مضامین قرآن)	0333-4562037
جامع مسجد حیدری گلی نمبر 10، پمپ والا، بازار، رچنا ٹاؤن، فیروز والا، لاہور	مولانا افتخار احمد (خلاصہ مضامین قرآن)	0346-4507064

فیصل آباد

دورۂ ترجمہ قرآن مع تراویح

قرآن اکیڈمی سعید کالونی نمبر 2 فیصل آباد	ڈاکٹر عبدالسمیع	0321-7805614
اتفاق مسجد زیڈ بلاک مدینہ ٹاؤن فیصل آباد	کفیل احمد ہاشمی (خلاصہ مضامین قرآن)	0300-8651315
جبرئیل مسجد کینال پارک فیصل آباد	پروفیسر خالد محمود (خلاصہ)	0300-4989505
حسن مسجد کینال روڈ نزد ٹریٹ بیکرز مدینہ ٹاؤن فیصل آباد	عامر رضا (خلاصہ مضامین قرآن)	0321-6096068
العزیز مسجد B-520 پیپلز کالونی فیصل آباد	عتیق الرحمٰن (خلاصہ مضامین قرآن)	0300-8663440
رہائش محمد سعید 3 نمبر سٹاپ عقب کوٹھی چودھری بدرالدین شالیمار ٹاؤن فیصل آباد	یاسر سعید (خلاصہ مضامین قرآن)	0321-9138000
الائیڈ سکول (بوائز کیمپس) علی ٹاؤن سرگودھا روڈ فیصل آباد	محمد نعمان اصغر	0321-9620418
مسجد صدیق اکبر عقب وائٹ روز سکول گرین ٹاؤن فیصل آباد	ڈاکٹر نعیم الرحمٰن	0300-7651349
امام علی لائبریری ٹائر مارکیٹ جامعہ چشتیہ چوک فیصل آباد	انجینئر فیضان حسن (خلاصہ مضامین قرآن)	0332-6848387
جوہر اکیڈمی پل کوریاں نثار کالونی سمندری روڈ فیصل آباد	محمد رشید عمر (خلاصہ مضامین قرآن)	0300-6690953
مسجد عزیز مسجد اہلحدیث چک نمبر 8 پنج گرائیں فیصل آباد	امتیاز احمد (خلاصہ مضامین قرآن)	0301-7179119
جامع مسجد عبیداللہ (المعروف گنبدوں والی مسجد) محلہ سلطان والا۔ جھنگ	انجینئر مختار حسین فاروقی	0333-6729758
قرآن اکیڈمی لالہ زار کالونی نمبر 2 ٹوبہ روڈ۔ جھنگ صدر	مفتی عطاء الرحمٰن	047-7630861
رہائش رائے اعجاز بھٹی گوجرہ روڈ۔ جھنگ صدر	انجینئر عبداللہ اسماعیل	0300-8431317
جامع مسجد سلطان فاؤنڈیشن ٹوبہ ٹیک سنگھ	حافظ محمد نواز	0333-6872633
جامع مسجد طوبیٰ رجانہ روڈ شالیمار ٹاؤن ٹوبہ ٹیک سنگھ	پروفیسر خلیل الرحمٰن (خلاصہ مضامین قرآن)	0307-4114598

خیبر پختونخوا جنوبی

دورۂ ترجمہ قرآن مع تراویح

قرآن اکیڈمی حلیم ٹاور نشتر آباد جی ٹی روڈ پشاور	محمد ابراہیم فتح	0345-9183626
مکان نمبر 4 گلی نمبر 1 سیکٹر F-1 فیز 6 بالمقابل شلمان پارک حیات آباد پشاور	نثار احمد شفیق	0345-9183626
یشفین ہسپتال، نانک پورہ جی ٹی روڈ پشاور شہر	ڈاکٹر انتخاب عالم (خلاصہ مضامین قرآن)	0345-9183626
جامع مسجد ابوبکر سعد اللہ جان کالونی نزد تنظیم اسلامی آفس	بلال احمد (خلاصہ مضامین قرآن)	0345-9183626
صادق پبلک سکول، چارسدہ چوک مردان	ڈاکٹر حافظ محمد مقصود (خلاصہ مضامین قرآن)	0345-9183626

بلوچستان

دورۂ ترجمہ قرآن مع تراویح

دارارقم سکول بالمقابل FC ہیڈکوارٹر ماڈل ٹاؤن کوئٹہ	عبدالسلام عمر	0300-3833001

☆ = ان مقامات پر خواتین کی شرکت کا بھی انتظام ہے۔

Playing Friendly, Betraying People and the Merry goes Round

Adapted from an article written by Syed M. Aslam

Sadly, nowhere in the world political opposition is what it should be – 'opposition to the status quo'. Needless to say that thanks to democracy, the concept of a 'farce opposition' exists invariably in every country of the planet. But in our part of the world the politicos have so corrupted the politics that a meaningless expression like "friendly opposition" is frequently used without even slightly denting the conscience of those who pass themselves off as opposition in the assemblies and Senate.

The ruling party of today played "friendly opposition" during the tenure of the previous government which is now returning the favor by openly playing the role of "friendly opposition". Everything is so mutual as if the roles have been handpicked by the players, on both sides of the treasury and opposition benches, themselves.

But "friendly opposition" is a fancy term invented to conceal something even more sinister – the betrayal of the masses and the sale of the aspirations for a price. To describe it simply, "friendly opposition" is nothing but a match that has already been fixed with both sides knowing in advance the outcome of the match, yet all the same keeping appearance aimed at befooling the people.

In a situation like this no matter who wins or loses the people are the definite losers. Could there be a more massive, more open, and more inhumane fraud? The fiery American Black nationalist leader, Louis Farrakhan, told his fellow Afro-American leaders, "Don't be prostitutes to sell the aspirations of your people" but the political system in our country is geared and greased to produce nothing but the most unscrupulous leaders imaginable.

"Friendly opposition" is similar to a fixed cricket match. It is nothing more than a mutually-agreed arrangement between two shopkeepers to loot the people by creating a semblance of competition when there is none to start with. Alas, though a British Court found it appropriate to shatter the professional careers of three of our most talented cricket players by awarding them jail sentence for what is better known as 'spot fixing' there is no law to take our unscrupulous politicos to task for betraying the people so openly and so ruthlessly by successfully turning the practice of being "friendly opposition" an acceptable part of our political mosaic.

What is also surprising is the convenient silence of the media which fails to expose such a pervasive anti-people practice as "friendly opposition". The media seems to be interested in keeping itself busy with non-issues and pathetic talk shows devoid of any moral, intellectual, academic or philosophical themes of debate. Catwalks and make-believe Hollywood, Bollywood, and Lollywood movies matter more to our media than issues that impact the masses profoundly. Opinion-maker is a misnomer because media and media-faces here have become nothing but the eyes and ears of the ruling elites.

While our media prefers to pre-occupy itself with non-issues in order to 'prevent the system from derailing', the 'friendly opposition" continues getting 'friendlier' by each passing day and has arguably become the elementary reason for the widespread corruption rampant in Pakistan.

There are a number of other reasons for the opposition to prefer to play what is called in the jargon of showbiz industry as 'second fiddle' to whosoever is in power at any given time.

Firstly, the ruling elites on all sides of the so-called political divide(s) have a common denominator – the rulers of today were the opposition of yesterday and the rulers of yesterday make the opposition of today. Having an unwritten mutually-agreed treaty is the necessity of both the rulers and the opposition and the cake is always big enough to be shared between both. One must realize that half of a bundle is still a bundle and that a "friendly opposition" in any nation has no qualms about it.

condly, politics is not only the bread and butter but also the honey, milk, and cream of our politicians. In fact, politics has become one of the most lucrative professions around the globe – a guaranteed road to fame (pride or notoriety) and fortune.

Isn't it time to ask real questions to expose just how immoral, unethical, inhumane, and unacceptable "friendly opposition" is? Let there be real opposition because 'friendly opposition' is nothing but the worst form of political exploitation.

Ramadan Mubarak

May Allah (SWT) bestow his infinite blessings and mercy on all Muslims during this Holy Month.
May Allah (SWT) grant us the strength to fast at Day & pray at night.
May Allah (SWT) accept our efforts made during this Holy month.

Aameen!

THE UJALA EDUCATION FOUNDATION SEEKS

ADMINISTRATOR/PRINCIPAL

FOR ITS MUZAFFARABAD CAMPUS

The Ujala Education Foundation is a Not-For-Profit Organisation and the only nationwide vocational training organisation in the private sector. The Ujala Education Foundation's key objective is to provide young men and women from less privileged communities with international standard vocational/technical institutes that meets the market needs, leading to employment or small business creation - and eventually economic freedom/empowerment.

WHAT WE ARE LOOKING FOR

QUALIFICATION

The right candidate should be an engineer/technical professional (BE/MS. Engineering) and possess leadership and managerial skills.
Possessing a B.Ed/Industry background will be an advantage

EXPERIENCE

A proven track record of preferably 10-15 years of having successfully managed a technical institute.
Ex-Armed Services Officers with relevant technical experience (eg.501 Workshops) are encouraged to apply.

ATTRIBUTES

A Passion to bring change in the lives of young people through quality training.
Ability to formulate and implement clear set of measurable goals (i.e. KPIs) for the staff.

THE UJALA EDUCATION FOUNDATION
TECHNICAL INSTITUTES
WORKING TOWARDS A SKILLED PAKISTAN/ AZAD KASHMIR

MOTIVATION

Self driven with a strong ability to mentor and take forward The Ujala Education Foundation vision of developing a sense of work ethics and high moral and social values in instructors and students.

APPLY

Please send your CV to Human Resource Department,
i. The Ujala Education Complex Srinagar Road Rawani, Muzaffarabad.
ii. The Ujala School Near Jinnah Dental Hospital Center Plate Muzaffarabad. Ph:- 05822-449603
Post Office Box No. 702 or Email:- coordinator@ujalaeducationfoundation.com

Note: Members of Tanzeem-e-Islami will be preferred.

VOL : 25 Regd. C.P.L NO. 114 No.23
Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore